جلد ۳۴ | ۱۰ ماہ صلح ۱۳۲۵ ہش | ۶ صفر ۱۳۶۵ ھ | ۱۰ جنوری ۱۹۴۶ء | نمبر ۹

مدینۃ المسیح

لاہور ۹ ماہ صلح - آج سوا آٹھ بجے شب بذریعہ فون دریافت کرنے پر جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے اطلاع دی۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت کل جیسی ہی ہے۔ عام طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ اور درد میں بھی بفضلہٖ کمی ہے۔ ثم الحمد للہ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ؛

— آج ۹ بجے صبح سر گنگا رام ہسپتال میں حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب کا اپریشن ہوا - اپریشن کے وقت کمزوری زیادہ ہوگئی۔ جو تین چار گھنٹے تک رہی۔ شام کے وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب حضرت موصوف کی صحت کے لئے بھی خاص طور پر دعا کریں۔

قادیان ۹ ماہ صلح - حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

— آج دو بجے دن خان بہادر چودہری ابوالہاشم خان صاحب جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی معیت میں بغرض علاج لاہور تشریف لے گئے۔ آپ کو پرانی بواسیر کی شکایت ہے۔ اب ڈاکٹر کنسر کا شبہ کرتے ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں ؛

— مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مبلغ کیورتھلہ سے واپس آ گئے ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی شاندار فتح

"اب کوئی پادری تو میرے سامنے لاؤ جو یہ کہتا ہو۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی پیشگوئی نہیں کی۔ یاد رکھو کہ وہ زمانہ مجھ سے پہلے ہی گذر گیا۔ اب وہ زمانہ آ گیا جس میں خدا یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ کہ وہ رسول محمد عربی جس کو گالیاں دی گئیں۔ جس کے نام کی بے عزتی کی گئی۔ جس کی تکذیب میں بد قسمت پادریوں نے کئی لاکھ کتابیں اس زمانہ میں لکھ کر شائع کر دیں۔ وہی سچا اور سچوں کا سردار ہے۔ اس کے قبول میں حد سے زیادہ انکار کیا گیا۔ مگر آخر اسی رسول کو تاج عزت پہنایا گیا۔ اس کے غلاموں اور خادموں میں سے ایک میں ہوں۔ جس سے خدا مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے۔ اور جس پر خدا کے غیبوں اور نشانوں کا دروازہ کھولا گیا ہے۔ اے نادانو! تم کفر کہو یا کچھ کہو تمہاری تکفیر کی اس شخص کو کیا پرواہ ہے۔ جو خدا کے حکم کے موافق دین کی خدمت میں مشغول ہے اور اپنے پر خدا کی عنایات کو بارش کی طرح دیکھتا ہے۔ وہ خدا جو مریم کے بیٹے کے دل پر بھی اترا تھا۔ وہی میرے دل پر اترا ہے۔ مگر اپنی تجلی میں اس سے زیادہ۔ وہ بھی بشر تھا۔ اور میں بھی بشر ہوں" ؛

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷۴)

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

خرطوم سے جناب مولوی نذیر احمد علی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ کا تار

خرطوم ۷ر جنوری - مکرم جناب مولوی نذیر احمد علی صاحب نے جنہیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغربی افریقہ کے لئے رئیس التبلیغ مقرر کرکے روانہ فرمایا ہے - حسب ذیل تار ارسال کیا ہے -

ہوائی جہاز کے سفر کا انتظام نہیں ہو سکا - اب مجھے معہ اہل و عیال خشکی کے رستہ سے نائیجیریا جانا پڑے گا - میں ایک ہفتہ تک یہاں سے روانہ ہو جاؤنگا -

احباب دعا فرمائیں - کہ اللہ تعالیٰ خیر و عافیت سے جناب مولوی صاحب اور ان کے اہل و عیال کو منزل مقصود پر پہنچائے اور اسلام کو تمام مغربی افریقہ میں کامیابی سے پھیلانے کی توفیق عطا کرے -

درخواست دعا بذریعہ تار

لکھنؤ - ۹ر جنوری - مکرم جناب ڈاکٹر محمد زبیر صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں - کہ ان کے بڑے بھائی مولوی محمد عثمان صاحب لکھنوی پر اچانک فالج کا حملہ ہوا ہے - احباب جماعت ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں -

اخبار احمدیہ

درخواست دعا } والدہ صاحبہ اعجاز احمد صاحب سخت بیمار ہیں - احباب جماعت دعائے صحت کریں - دوست محمد از جالندھر

صدقہ } سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت یابی اور درازی عمر کے لئے اجتماعی طور پر مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام دعا کی گئی اور چار بکرے بطور صدقہ دیئے گئے - اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے - آمین - غلام مرتضیٰ خان قائد مجلس خدام الاحمدیہ کنری سندھ

ولادت } (۱) خلیفہ جلال الدین صاحب پسر ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم مغفور کو اللہ تعالیٰ نے ۲۸ر دسمبر ۱۹۴۵ء کو لڑکا عطا فرمایا حضرت مصلح موعود علیہ السلام نے اقبال الدین نام رکھا ہے - اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو دین کا خادم صالح اور رشید بنائے - خاکسار ذوالفقار علی - (۲) میرے بھائی ملک صلاح الدین صاحب ایم - اے دار الفضل کے ہاں ۸ر جنوری کو لڑکی تولد ہوئی درخواست دعا ہے - کہ خدا تعالیٰ نیک صالح اور لمبی عمر عطا فرمائے - ملک حشمت اللہ

دعائے مغفرت } (۱) میرا عزیز بھائی قاضی عبدالحفیظ سکنہ کوروال ضلع سیالکوٹ بتاریخ ۱۳ر دسمبر بعمر ۱۴ سال ایک سال کی بیماری کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا انا للہ وانا الیہ راجعون - مرحوم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری کے برادر اصغر تھے - احباب دعا فرمائیں کہ مرحوم کے والدین اور پسماندگان کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے - اور مغفرت فرمائے - قاضی محمد بشیر - (۲) میرا لڑکا محمد عبداللہ عمر ۳۲ سال جس نے گیارہ سال فوجی ملازمت کی - ۹ سال کپورتھلہ پولیس میں دو سال سرکاری فوج میں - فوج میں باوجود تھوڑی تعلیم کے مولوی کہلاتا تھا - اپنے نیک نمونہ سے اپنے ساتھیوں کو فوج میں تبلیغ کرتا رہتا تھا - اس کا آخری خط رنگون سے ۶/۱۱/۴۵ کو آیا تھا اسکے بعد ۱۸/۱۲/۴۵ کو اسکی وفات کی خبر بذریعہ تار معلوم ہوئی انا للہ وانا الیہ راجعون اسکے بعد تفصیلی خط سے معلوم ہوا کہ چند روز بیمار رہ کر بقضائے الٰہی ۱۰/۱۲/۴۵ کو وفات پائی - اس کی ایک ۲½ سال کی لڑکی ہے - احباب سے درخواست ہے کہ دعا مغفرت فرمائیں - عبدالسمیع کپورتھلوی محلہ دار الفضل قادیان (۳) خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کا ۲۷ر دسمبر ۱۹۴۵ء کو انتقال ہو گیا ہے - انا للہ وانا الیہ راجعون - مرحومہ بہت نیک اور مخلص احمدی تھی - اور موصی بھی - احباب دعائے مغفرت فرمائیں - غلام رسول از سنگرور (دہلی)

(۴) میری والدہ سیدہ فضیلت النساء صاحبہ ۲۶ر دسمبر ۱۹۴۵ء کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں انا للہ وانا الیہ راجعون - مرحومہ موصیہ تھیں اور تحریک جدید کی پانچہزاری فوج میں شامل ہونے کا فخر حاصل تھا اور آخر دم تک حصہ لیتی رہیں - احباب جماعت اس مخلص خاتون کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں - سید بدر الدین احمد از کلکتہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

محلہ دار الفضل قادیان کی خواتین کی مخلصانہ عرضداشت

ذیل کا خط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے جواب میں ہے - جو حضور نے ۵ر جنوری ۱۹۴۵ء کے خطبہ میں فرمایا -

حضور نے فرمایا - "مدرسہ احمدیہ میں دوست اپنے بچوں کو داخل کرانے کی طرف توجہ نہیں کرتے - ہر خاندان یہی سمجھتا ہے - کہ دوسرے خاندانوں سے لڑکے آجائیں گے - اسے بھیجنے کی ضرورت نہیں - اور چونکہ ہر گھر یہی سمجھ لیتا ہے - نتیجہ یہ ہوتا ہے - کہ سارے ہی گھر خالی رہ جاتے ہیں - حالانکہ ایمان کی کم سے کم علامت یہ ہونی چاہیئے - کہ ہر خاندان ایک لڑکا دے .... میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں - کہ وہ اپنے اخلاص کا ثبوت دے - اور نوجوان زندگیاں وقف کریں ..... مدرسہ احمدیہ میں ..... داخلہ کے لئے ہر سال کم سے کم پچاس طالب علم آنے چاہئیں - سَو ہوں تو بہت بہتر ہے"

سیدنا و مطاعنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ الودود -

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ قادیان محلہ دار الفضل حلقہ ۱ اپنی مندرجہ ذیل اولاد خدمت اسلام و احمدیت کے لئے برضا و رغبت وقف کرتی ہیں - اور حضور سے عاجزانہ درخواست کرتی ہیں کہ حضور ہمارے وقف کو قبول فرمائیں اور اس کے ساتھ ہی ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ ہماری یہ وقف شدہ اولاد صرف لفظی وقف نہ ہو - بلکہ حقیقی طور پر اپنے وقف کو پورا کرنے والی ہو - اور جس خلوص اور شوق سے ہم نے ان کو پیش کیا ہے - بڑے ہو کر وہ اس سے بھی بڑھ کر اپنی جان و مال خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے قربان کرنے والی بنے یہ ہماری اولاد نہ رہے - بلکہ خدا تعالیٰ کی اولاد بن جائے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ کی تبلیغ کو دنیا تک پہنچانے کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے والی ہو - حضور دعا فرمائیں - کہ ہم ان کو حقیقی طور پر ایسا بنا سکیں کہ ان کے دل احمدیت کی محبت میں سرشار رہیں - اور ان کی روحیں ہر وقت احمدیت کو دنیا میں پھیلانے کے لئے تڑپ رہی ہوں - اور ان کے دن اور رات کا ہر لمحہ تبلیغ احمدیت کے لئے صرف ہو" - آمین

(اس کے بعد ایک لمبی فہرست وقف اولاد کی دی ہے -)

یہ خط احمدی مردوں کے لئے اور عورتوں کے لئے ایک نمونہ ہے - مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ابھی تین ماہ کا عرصہ باقی ہے - مگر ابھی سے اس کا ارادہ کر لینا چاہیئے - کہ مڈل پاس لڑکوں کو مدرسہ احمدیہ میں تعلیم کے لئے بھیجیں گے - تاکہ وہ خدمت دین بجالانے کے قابل بن سکیں - (انچارج تحریک جدید)

ہندوستان میں تبلیغی دورے

اور

نوجوان مخلص گریجوایٹ صاحبان کے لئے خدمت دین کا موقعہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ ۲ر نومبر ۱۹۴۵ء مطبوعہ اخبار الفضل ۷ر نومبر ۱۹۴۵ء کے مطابق ہندوستان بھر میں تبلیغی دوروں کی سکیم تیار ہو رہی ہے - احباب جماعت کے مخلص گریجوایٹ اصحاب کے لئے جو خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں خدا کی راہ میں صرف کرنا چاہتے ہوں - اور خدا تعالیٰ کے نام کے منادی بننا چاہتے ہوں - موقعہ ہے - کہ جلد از جلد دفتر ہذا کو اپنے نام اور پتوں سے مطلع فرمائیں - تا مضامین سے متعلق ضروری تیاری کا انتظام کیا جائے -

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا دوسرا سالانہ جلسہ

مختصر رُوئداد

قادیان ۲۵ دسمبر۔ بعد نماز مغرب مسجد اقصٰے میں زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ مجلس انصار اللہ کا دوسرا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم حافظ شفیق احمد صاحب نے کی۔ ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم اور فصیح الدین متعلم مدرسہ احمدیہ نے خوش الحانی کے ساتھ نظمیں پڑھیں۔

جناب مولوی ابو العطاء صاحب کی تقریر

جناب مولوی ابو العطاء صاحب نائب قائد تبلیغ مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے سورۂ صف کی آیات تلاوت فرما کر تقریر شروع کی۔ اور تبلیغ کی اہمیت اور انصار اللہ کے فرائض میں سے تبلیغ کا سب سے زیادہ اہم و افضل ہونا ثابت کیا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام نے آج سے دو ہزار سال قبل اپنے متبعین سے کہا تھا۔ کہ میری زندگی تو ختم ہو جائے گی۔ لیکن خدا کی امانت جو میرے سپرد کی گئی ہے۔ وہ کن لوگوں کے سپرد کی جائے۔ قرآن مجید فرماتا ہے کہ اس پر آپ کے سچے متبعین نے نحن انصار اللہ کی آواز بلند کی۔ کہ ہم خدا تعالےٰ کی امانت اٹھانے والے ہیں۔ یہ آواز جو حضرت مسیح علیہ السلام کے ذریعہ بلند کی گئی۔ ہر نبی کے زمانہ میں بلند ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ یہی آواز بلند کی گئی۔ اس کو عملی جامہ پہناتے ہوئے حضرت المصلح الموعود ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ کی تنظیم فرمائی۔

انصار اللہ کے لئے تبلیغ ایک نقطہ مرکزی اور بنیادی اساس ہے۔ اور یہی وہ امانت ہے، جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سپرد فرمائی ہے تبلیغ کرنے سے مومن انبیاء کا ہم رنگ بن جاتا ہے۔ اور شفاعت اسی کی ہوگی۔ جو نبیوں کے رنگ میں تبلیغی جدو جہد کرے۔ بھائیو! انصار اللہ کے افراد سب کے سب ہی اپنی مادی زندگی کا ایک بیشتر حصہ گزار چکے ہیں۔ کم از کم چالیس سال زندگی کے تو گزار چکے ہیں۔ اب صرف یہی طمع ہونی چاہیئے کہ اگلی زندگی اور آخرت کے لئے زاد راہ لے لیں۔ دوسری نیکیوں کے علاوہ اہم زاد راہ یہی ہے کہ تبلیغ کی جائے۔ اپنے رشتہ داروں میں تبلیغ کی جائے۔ اپنے دوستوں، عزیزوں اپنے شہر اور اپنے علاقہ بلکہ ساری دنیا میں تبلیغ کی جائے

تبلیغ حق اور اسلام و احمدیت کا نام دنیا میں پہونچانا۔ اور اللہ تعالےٰ کی معرفت کو لوگوں کے دلوں میں پوری طرح سے جاگزین کر دینا دنیا و آخرت میں فلاح و بہبودی کا باعث ہوتا ہے۔ ایسا مومن جب مرنے کے بعد خدا تعالےٰ کے حضور پیش ہوگا تو اللہ تعالےٰ فرمائے گا۔ اس وجود کو اس لئے نبیوں کے زمرہ اور ان کی مجلس میں داخل کیا جائے۔ کہ اس نے میرا نام اور میرا قائم کردہ مذہب دنیا کے لوگوں پر ظاہر کیا۔ گویا تبلیغ ہی کی وجہ سے ایسا انسان انبیاء علیہم السلام کی مجلس اور ان کے گروہ میں بیٹھنے والا ہوگا۔ آخرت کے علاوہ دنیا میں بھی وہُ ایک زندہ وجود متصور ہوگا کیونکہ جن جن افراد کو ان کے ذریعہ ہدایت ملی ہوگی جب تک وہ ہدایت جاری رہے گی۔ اس وقت تک اسکو بھی برابر ثواب ملتا رہے گا۔ اس طرح سے تبلیغ دائمی زندگی پانے کا واحد ذریعہ ہے

پس تبلیغ کرنا ہم سب کا فرض اولین ہے۔ اور رشتہ داروں کو تبلیغ کرنا تو اور بھی زیادہ باعث اجر و ثواب ہے۔ ہم میں سے ہر ایک جو مجلس انصار اللہ کا ممبر ہے۔ کم از کم پندرہ دن سالانہ تبلیغ کے لئے ضرور دے۔ رشتہ داروں کے علاوہ عام مسلمان غیر مسلم اور دیگر مذاہب کے پیرووں کو تبلیغ کرنے کے لئے ایام وقف کرنے چاہئیں اور سال میں پندرہ دن تو نہائت ہی قلیل مدت ہے انسانی زندگی ختم ہو جاتی ہے۔ اعمال صالحہ ہی کام آیا کرتے ہیں۔ پس مبارک ہیں وہ جو خدا تعالےٰ کی راہ میں اپنے تئیں پیش کرتے ہیں۔

اس موقعہ پر تبلیغ کی اہمیت کے پیش نظر میں پھر انصار کو [illegible] کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ کم از کم ۱۵ دن اس [illegible] بابرکت کام کے لئے وقف کریں۔

آنریبل چودہری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی تقریر

آپ نے "انصار اللہ کے فرائض" پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اپنی جانوں اور مالوں کو اللہ تعالےٰ کے راستہ میں لگا دو۔ یہ محض ایک سادہ سی بات ہے۔ لیکن ایمان میں ساری ہی پابندیاں آجاتی ہیں۔ پس اللہ تعالےٰ کے انصار وہی ہیں جو اس کی راہ میں اپنی جانوں اور مالوں کو لگا دیتے ہیں۔ ایمان مترادف عشق کے ہے۔ اللہ تعالےٰ کے رستہ میں عمل نہیں پیدا ہو سکتا جب تک انسان کے دل میں وہ عشق پیدا نہ ہو۔ جیسا کہ حق ہے اس کے پیدا ہونے کا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی دفعہ اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اردو اور فارسی کے منظوم کلام میں سے بہت کچھ حاصل ہو سکتا ہے۔ اس لئے میں بھی ایمان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فارسی منظوم کلام میں سے کچھ مثالیں دے کر سمجھانے کی کوشش کرونگا۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ عشق کے بغیر انسان کسی کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ یا اس کو باور نہیں کرتا۔ ایمان کو عشق کا رنگ دینے سے ہی علائق چھوٹتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

از خردمنداں مرا انکار نیست
لیکن ایں راہ راہ وصل یار نیست

یعنی عقل کی تدبیروں اور باتوں سے بات نہ بنیگی بلکہ فرماتے ہیں مجھے انکار نہیں ہے عاقلوں سے عاقل بہت سی تدبیریں کر لیتے ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ تک پہنچنے کی یہ راہ نہیں۔ جو وہ تجویز کرتے ہیں مثلاً آپ کے سامنے ۱۵ دن تبلیغ کے لئے پیش کرنے کی تحریک کی گئی ہے۔ آپ میں سے کئی بڑے تاجر یا مالدار پندرہ دن میں کئی سو روپے کما لیں گے۔ اگر ان میں سے کوئی کہے کہ میں پندرہ دن تبلیغ کے لئے دینے کی بجائے سو روپیہ دے دیتا ہوں۔ جس سے کافی تبلیغ ہو سکتی ہے۔ یہ عقل کی تجویز کردہ ایک راہ ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ انسان خود عشق میں جو کام کر سکتا ہے وہ کوئی اور شخص ہرگز نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس میں عشق کی وہ چنگاری پیدا نہیں ہو سکتی۔ جو عاشق میں ہوا کرتی ہے۔

پھر حضور فرماتے ہیں ؎

من ندارم مایۂ کمر دارہا
عشق جوشید و از و شد کارہا

میرے اندر کوئی ایسے وصف تو نہیں تھے۔ مگر عشق جوش میں آیا۔ اور اس سے مجھے سب کچھ آگیا۔ اور سب کام بن گئے۔

اسی طرح ایک مصرع میں فرمایا ؎

تا نہ دیوانہ شدم ہوش نہ آیدم

کہ جب تک میں دیوانہ نہ ہوا ہوش میں نہ رہ سکا۔ اور کوئی کام نہ کر سکا۔ لیکن اس سے بڑھ کر خردمند کون ہوگا۔ جو فرماتا ہے۔ ؎

در رہ عشق محمد ایں سر و جانم رود
ایں تمنا ایں دعا ایں در دلم عزم صمیم

کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عشق کی راہ میں اور آپ کے دین کی خدمت میں میرا سر اور جان صرف ہو۔ اور اس راستے میں مجھے کسی بات کا بھی خوف نہیں ہے۔ جیسا کہ فرمایا ؎

نے ترسیم از مردن چنان خوف از دل افگندیم
کہ ما مردیم ازاں روزے کہ دل از غیر برکندیم

ہم اسی دن مر گئے تھے جب دل غیر سے چھڑا لیا تھا۔ اب ہمیں موت کا کیا ڈر ہے

عام طور پر لوگ خدا تعالےٰ کے لئے قربانی کرنا۔ اور دین کے لئے تکالیف اٹھانا بڑا دوبھر سمجھتے ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ بلکہ مجھے اس میں بہت راحت حاصل ہوتی ہے چنانچہ فرمایا ع

اندر ایں راہ در سر بسیار نیست

پھر فرمایا ع

جاں بخواہد دادنش دشوار نیست

خدا تعالےٰ جان مانگتا ہے۔ اور اس کا پیش کرنا تو کوئی دشوار نہیں ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

نیست شو تا بر تو فیضانے رسد
جاں بیفشاں تا دگر جانے رسد

یعنے اپنے دل خالی کرو تب خدا تعالےٰ

فیض آئے گا۔ یہ جان قربان کر دو۔ تو دوسری جان خدا تعالےٰ دے گا۔

جب یہ حالت انسان پیدا کرے تو عشق الٰہی اور ایمان پیدا ہو سکتا ہے۔ اب میں مختصراً اس کے عملی حصے بیان کرتا ہوں۔ سب سے پہلے اپنی جانیں اور اپنے اہل وعیال کی جانیں بچانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ قوا انفسکم واھلیکم ناراً۔ ہمیں اللہ تعالےٰ نے ایک نور یا دودھ کا امین مقرر کیا ہے۔ وہ نور یا دودھ جس برتن میں رکھا جائے وہ صاف ہونا چاہیئے۔ تاکہ دودھ خراب نہ ہو۔ پس ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم اپنا وجود ایسا صاف کریں کہ جو چیز بھی اس میں ڈالی جائے وہ متعفن اور خراب نہ ہو۔ بلکہ دوسروں کے لئے بھی مفید اور راحت رساں بن سکے۔

اس کیلئے ضروری ہے۔ کہ ہر ایک انصار اللہ احمدیت کا اعلےٰ نمونہ بنے اور نہ صرف نمونہ بنے بلکہ اس نمونہ کو دوسرے افراد جماعت میں قائم بھی کرے۔ بغیر اس کے تبلیغ میں خاطر خواہ کامیابی نہیں ہو سکتی۔ اگر آپ کا نمونہ درست اور آپ اعلیٰ اخلاق کے حامل ہونگے تو کسی سے بات کرنے کی بھی ضرورت نہ ہوگی۔ انسان میں لالچ اور حرص بہت ہے۔ وہ جو اچھی چیز دیکھتا ہے۔ اسے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس اگر آپ کا نمونہ اچھا ہوگا۔ اور آپ اعلیٰ اخلاق کے مالک ہوں گے۔ تو دوسرے لوگ خواہ مخواہ آپ کی طرح بننے کی کوشش کرینگے۔ اور اس طرح تبلیغ میں بہت بڑی کامیابی حاصل ہوگی۔ پھر اہل وعیال کی تربیت بھی ضروری ہے۔ اگر بچوں کی تعلیم وتربیت اچھی طرح نہ کی جائے تو آئندہ نسلوں پر اس کا برا اثر پڑے گا۔ اور وہ پوری طرح اپنا حق ادا نہ کر سکیں گی۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا الہام۔ اگر ہم پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح کرلیں تو کامیاب ہو جائینگے۔ صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ ہمیں عورتوں کی تعلیم وتربیت پر بھی زور دینا چاہیئے۔ اپنے گھروں اور بچوں میں احمدیت کو فروغ دیں۔ اپنے گھروں میں احمدیت کا نمونہ بنیں۔ بچے بچوں کے لئے عورتیں عورتوں کے لئے اور مرد مردوں کے لئے احمدیت کا نمونہ بنیں۔

بچوں کی تعلیم وتربیت کے متعلق اسلامی احکام کی توضیح وتشریح کرتے ہوئے آپ نے بیان فرمایا۔ کہ اسلام میں بچہ کے متعلق یہ حکم ہے۔ کہ جب وہ ہوش میں آئے تو اس کی تربیت شروع کر دینی چاہیئے۔ اور یہ ہرگز خیال نہ کرنا چاہیئے۔ کہ بچہ جوان ہوئے تو سکھائیں گے۔ اسلام کا نقطۂ نظر تو یہ ہے۔ کہ بچہ کی تربیت اسی وقت سے شروع کر دینی چاہیئے۔ جب کہ وہ پیدا ہو۔ بلکہ پیدائش سے پہلے بھی اسکی تربیت کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اس وقت کے حالات سے اچھا یا برا اثر بچہ کے قوٰی پر پڑتا ہے۔ نیز تربیت کرنے میں حتی الوسع مغربیت کے سیلاب سے انہیں بچانا چاہیئے۔ انصار اللہ کو بعض اور ضروری امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے خدام الاحمدیہ کے متعلق فرمایا انصار اللہ کو چاہیئے۔ کہ وہ خدام کی انجمن کی حوصلہ افزائی کریں۔ ان کی رہنمائی کریں۔ علاوہ ازیں ان کی نگرانی بھی کریں۔

جناب نواب اکبر یار جنگ صاحب کی تقریر

جناب چودہری صاحب کے بعد مکرم جناب نواب اکبر یار جنگ صاحب سابق ہوم سیکرٹری وچیف جج ہائی کورٹ نظام حیدر آباد دکن نے سورہ صف کے دوسرے رکوع کی مختصر تفسیر بیان فرمائی۔ اور کہا کہ سورہ صف کی ان آیات سے جو تعلق احمدیت کو ہے۔ وہ احمدی اصحاب خوب جانتے ہیں۔ قرآن کریم کے معارف اتنے ہیں۔ جن کا حدو حساب نہیں۔

اس سورت کے معنے بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ گو قادیان میں اکر قرآن کریم کے معنے بیان کرنا مجھے کچھ زیب نہیں دیتا۔ اور قرآن کریم کے معارف اور تفسیر آپ کے سامنے بیان کرنا ایسا ہی ہے۔ جیسا ع

اظہار بوئے مشک غزالاں کے سامنے

آپ نے توسیع تعلیم کی طرف انصار کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔ اس بات کے کہنے کی ضرورت تو نہیں رہتی۔ جبکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز تعلیم کی توسیع کی طرف اپنے خطبات میں توجہ دلا چکے ہیں۔ مگر میں اتنی گزارش کرونگا۔ کہ تعلیم سے ہماری جماعت کو خاص تعلق ہے۔ جملہ مضامین جن کی ضرورت احمدیت کے لئے ہے۔ وہ علم حاصل کرنے سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی تحصیل علم کے متعلق خاص ارشادات فرمائے ہیں۔ وہ تمام ہدایات جو احمدیت کے فرزندوں کے لئے ضروری ہیں وہ سورہ صف کی ان آیات میں موجود ہیں۔ جیسا کہ فرمایا۔ ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم یعنی اے مومنو کیا تمہیں وہ سودا اور تجارت بتاؤں جو تمہیں عذاب الیم سے بچالے۔ اس کے آگے پھر وہ تمام سودا بتایا کہ اگر تم اسے حاصل کرلوگے اور اس پر عمل کرو گے تو تم عذاب الیم سے نجات پا جاؤ گے۔

اس کے بعد آپ نے ان آیات کی مفصل تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ اعمال بتانے کے بعد اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون۔ یہ سب کچھ تمہارے لئے تبھی بہتر ہو سکتا ہے۔ اگر تم علم حاصل کرلو۔ اور اسے علم کے ذریعے جان لو۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ علم کس قدر ضروری ہے۔

مکرم مولوی قمر الدین صاحب کی تقریر

جناب مولوی صاحب نے سورۃ الجمعہ کی ابتدائی چند آیات تلاوت کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ آیات آخری زمانہ کے متعلق ہیں۔ چنانچہ حدیث میں بھی آتا ہے۔ کہ ان آیات کے نزول کے موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من ھؤلاء۔ عین اس زمانہ میں جس کے متعلق حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئی بیان فرمائی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ اور آپ نے ایمان کو جو ثریا پر پہنچ گیا تھا۔ از سرنو لوگوں کے دلوں میں قائم کیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ؎

چو دور خسروی آغاز کردند

مسلماں را مسلماں باز کردند

یہی وہ غرض ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبعوث ہونے کی ہے۔ ہم نے احمدیت کو قبول کیا ہے۔ اور ہمارے واجب الاحترام امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہم لوگوں کو جو چالیس سال کی عمر سے زیادہ کے ہیں۔ انصار اللہ میں منسلک کر دیا ہے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ ہم انصار اللہ کے طور پر منظم ہو کر اس[illegible] احمدیت کو صحیح طور پر لوگوں کے قلوب میں جاگزیں کریں۔ اگر ہم اس پر عمل پیرا ہونگے۔ اور صحیح معنوں میں تبلیغ احمدیت کرینگے۔ تو ہم اس غرض کو پورا کرنے والے ہونگے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی ہے۔

الحاج مولوی عبد الرحیم صاحب نیر کی تقریر

جناب مولوی صاحب نے تبلیغ کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔ انصار اللہ بوڑھوں کی جماعت کا نام ہے۔ اب ہمارے اعضاء مضمحل ہو گئے ہیں۔ اور اب ہمارا وقت ہے۔ خدا کے سامنے جانے کا۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ہم اللہ کے سامنے اس صورت میں حاضر ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہم سے خوش ہو۔ اور ہم اللہ تعالےٰ سے۔ اسلام کا منشاء یہی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے لئے ہمارے تمام کام ہوں۔ اور وہ کام جو اس زمانہ میں سب سے بڑا ہے وہ خدا کے اس پیغام کا لوگوں کو پہنچانا ہے جو اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح پاکؑ کے ذریعے بھیجا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حکم عدل تھے اور آپ اس لئے دنیا میں تشریف لائے کہ مذہبی اختلافات کا فیصلہ فرمائیں۔ اور آپ نے یہ فیصلہ فرما دیا ہے۔ کہ اسلام کے سوا دنیا کے تمام مذاہب موجودہ شکل میں درست نہیں انکی ابتداء صحیح تھی۔ لیکن اب وہ تمام متروک ہو چکے ہیں۔ اب صرف اسلام ہی سچا اور حقیقی مذہب ہے۔ جس پر عمل پیرا ہو کر انسان دین ودنیا میں سرخروئی حاصل کر سکتا ہے۔ اور اس آخری زمانہ میں اس کی تجدید اور اشاعت کے لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے پاک کلام کے مطابق اور پیشگوئیوں کے ماتحت اپنے مسیح پاک حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ اللہ تعالیٰ کا ایک نور ہیں۔ تمام دنیا تاریکیوں میں مبتلا تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ کی قدرت نے اس امر کا تقاضا کیا کہ وہ ایک نور بھیجے۔ چنانچہ حضرت مسیح پاکؑ مبعوث ہوئے اور آپ نے فرمایا۔ کہ میں وہی نور ہوں۔

پس آپ انصار اللہ کا فرض اولین یہ ہے۔ کہ آپ خدا کے فرستادہ کو اور خدا کے اس نور کو دنیا کے سامنے پیش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ میں تو خدا کی طرف سے تمام روحانی ضروریات پورا کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اس لئے آپ بھی اس نفع مند تجارت یعنی تبلیغ حق کی طرف توجہ کریں۔

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے کی تقریر

آپ نے انصار اللہ کے گزشتہ سال کے کاموں کی ایک مختصر رپورٹ پیش کرتے ہوئے فرمایا آپ سب کو معلوم ہے۔ کہ آپ مجلس انصار اللہ کے ممبر ہیں۔ انصار اللہ کی تحریک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی قائم کردہ تحریک ہے یہ ایک شخصی تحریک ہے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز خود بھی انصار اللہ کے گروہ میں شامل ہیں۔ اور ہمارے آقا اور سردار ہیں۔

ہم صرف اپنی مرضی سے کسی ملازمت کے نتیجہ میں نہ کسی مالی خواہش کے نتیجہ میں اس تنظیم یا انصار کی اس مجلس کے ممبر یا ارکان ہیں۔ اس کی ایک انتظامی کمیٹی مقرر ہے۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب اس مجلس کے صدر ہیں۔ آج وہ خرابی صحت کی وجہ سے اس جلسہ میں شامل نہیں ہو سکے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ آپ کی صحت کے لئے خاص طور پر دُعا کریں۔ علاوہ اس کے کہ وہ پرانے صحابی اور اخلاص دو بیان میں ایک فرشتہ سیرت انسان ہیں وہ ہماری مجلس کے مستقل واجب الاحترام صدر بھی ہیں۔ ہمارے جلسہ کے موجودہ صدر حضرت مرزا شریف احمد صاحب بھی نہایت ہی واجب الاحترام ہیں۔ آپ ذریت طیبہ میں سے ہونے کے لحاظ سے اہم ترین شخصیت ہیں۔ آپ کی صحت بھی ٹھیک نہیں۔ آپ کی کامل صحت کے لئے بھی دعا کی جائے۔

ایک اور عظیم الشان ہستی اور بابرکت وجود حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا ہے۔ وہ مجلس مرکزیہ کے اعلےٰ اور واجب الاحترام رکن ہیں۔ آج انہوں نے ایک خاص مقالہ آپ لوگوں کو سنانے کے لئے رقم فرمایا ہے۔ اور وہ مقالہ اس مجلس کے آخر میں پڑھا جائے گا۔ جناب خان صاحب مولوی فرزند علی خان صاحب ہماری مجلس کے قائد مال ہیں۔ اور مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل نے ان کی نیابت میں تقریر کی ہے۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب قائد مال ہیں۔ غالباً میں سمجھتا ہوں۔ کہ اپنے فرائض سرانجام دینے کے لئے ایسا وجود ملنا مشکل ہے تبلیغ کے قائد جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ہیں۔ اور ان کے نائب جناب مولوی ابوالعطاء صاحب ہیں۔ جنہوں نے آپ کے سامنے پہلے تبلیغ کے متعلق تقریر فرمائی ہے۔

یہ مجلس انصار اللہ کی تشکیل کا نہایت مختصر سا ڈھانچہ ہے۔ میں سارے صیغہ جات کے متعلق تو کچھ کہہ نہیں سکتا صرف اپنے صیغہ کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں۔ تنظیم انصار اللہ قائد عمومی کا کام ہے۔ اور ہماری کوشش ہے کہ ہر جگہ تنظیم قائم ہو جائے۔ جہاں جہاں احمدی جماعتیں اور انجمنیں قائم ہیں۔ وہاں کے ہر احمدی کو چاہیئے۔ کہ مجلس انصار اللہ کے قائم کرنے میں پوری طرح کوشاں ہو۔ ابھی تک صرف ۲۴۸ بیرونی مجالس کا قیام عمل میں آیا ہے۔ جن میں سے ۱۲۵ شہری ہیں اور ۱۲۳ دیہاتی۔ تمام افراد جماعت کو جو چالیس سال سے زائد عمر کے ہیں۔ یہ امر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بغیر نظام کے کوئی کام نہیں ہوسکتا۔ اور نظام کے قیام کے بغیر کسی کام کی اہمیت کے متعلق اندازہ ہی نہیں کیا جاسکتا۔ پس جلد سے جلد نظام کو قائم کرنا چاہیئے۔ اور ہر ایک دیہاتی اور شہری جماعت کو اپنے ہاں مجلس انصار اللہ قائم کرنی چاہیئے۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی تقریر

دوم جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے کے بعد مکرم حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب قائد مال نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا میں شعبہ مال کے متعلق کچھ عرض کرونگا۔ شعبہ مال کے پہلے قائد حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ تھے۔ اور آپ انصار کی تنظیم کی مشین کے ایک اہم پرزہ تھے۔ حضرت میر صاحب مرحوم اپنے فرائض کو پورا کرنے کے بعد اپنے رب سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی وفات کے بعد یہ کام خاکسار کے سپرد ہوا۔ اور میں نے گزشتہ سال جس قدر کام کیا وہ عرض کرتا ہوں۔

گزشتہ سال مجلس انصار اللہ نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ انصار اللہ کے شعبہ نشر و اشاعت کے کام کو زیادہ مضبوط کیا جائے۔ دوسرے انصار کا اپنا دفتر تعمیر کیا جائے۔ ان ہر دو کاموں کے لئے مرکزیہ مجلس انصار اللہ نے قائد مال کو اختیار دیا۔ کہ عطیات کے ذریعہ ان کاموں کے لئے رقم فراہم کرے۔ چنانچہ گزشتہ سال جلسہ سالانہ انصار اللہ پر اس چندہ کے لئے تحریک کی گئی۔ اور ایک سب کمیٹی چندہ کی فراہمی کے لئے مقرر کی گئی۔ جس کے صدر ماسٹر خیر الدین صاحب نائب ناظر تعلیم و تربیت تھے۔ بابو فضل دین صاحب ریڈر ہائی کورٹ۔ بابو قاسم الدین صاحب گورداسپور ممبر تھے۔ منشی محمد الدین صاحب مختار عام سیکرٹری اور مولوی عطا محمد صاحب ہیڈ کلرک دفتر بہشتی مقبرہ نائب سیکرٹری تھے۔

مذکورہ کمیٹی کے ممبران جلسہ کی دیگر مصروفیتوں کی وجہ سے اس کام کو اچھی طرح سرانجام نہ دے سکے۔ تاہم جس قدر کوشش کی گئی۔ اس کے نتیجہ میں مبلغ ۱۷۷۶ روپے کے وعدے ہوئے اور دوران جلسہ میں مبلغ ۳۰۱ روپے نقد وصول ہوئے۔ دوران سال میں ۱۱۷۵ کی اور رقوم وصول ہوئیں۔ کل رقم عطیات کی صورت میں ۱۴۷۶ روپے وصول ہوئی۔ باقی رقم تاحال واجب الوصول ہے۔

دفتر کی تعمیر کا صرف معمولی صرف نہیں ہے اس کے لئے کم از کم پندرہ ہزار روپیہ کے خرچ کا اندازہ ہے۔ اور اس قدر رقم کا مہیا ہونا مخلصین انصار اللہ کے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ صرف احباب کی توجہ کی ضرورت ہے۔

اس سال چندہ انصار اللہ کی آمد صرف مبلغ ۸۰۹-۱-۶ روپے ہوئی ہے۔ افسوس ہے۔ کہ ابھی تک بہت سی مجالس انصار اللہ کی طرف سے کوئی رقم چندہ کی وصول ہونی شروع نہیں ہوئی۔ اب تک ۲۴۸ جماعتوں میں مجالس انصار اللہ قائم ہو چکی ہیں۔ لیکن قادیان کو چھوڑ کر بیرون جات کی صرف چالیس مجالس کی طرف سے چندہ وصول ہونا شروع ہوا ہے۔ باقی مجالس نے باوجود توجہ دلانے کے ابھی تک توجہ نہیں کی۔

انصار اللہ کے اخراجات کا زیادہ تر دارومدار قادیان کی مجالس کی آمد یا بعض بیرونی احباب کے عطیات پر موقوف ہے۔ اگر تمام مجالس باقاعدہ چندہ انصار اللہ ادا کرنا شروع کر دیں جو بہت قلیل رقم ہے۔ اور جس کی شرح کم از کم ایک آنہ ماہوار ہے۔ تو چندہ سے قریباً ڈیڑھ ہزار روپیہ سالانہ آمد ہو سکتی ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اور اگر تمام جماعتوں میں مجالس انصار اللہ قائم ہو جائیں۔ تو پھر انصار اللہ کے محض چندہ کی رقم چھ ہزار روپیہ سالانہ تک ہو سکتی ہے۔ کمی آمد کی وجہ سے افسوس ہے مجلس اپنے کاموں کو وسیع پیمانہ پر جاری کرنے سے قاصر رہی ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بارہا اپنے خطبات میں توجہ دلائی ہے۔ کہ انصار اللہ نے ابھی تک اپنی تنظیم کو مضبوط نہیں کیا۔ اور اس وجہ سے ان کے کاموں کے نتائج خاطر خواہ طور پر نکلنے شروع نہیں ہوئے اور نکلیں بھی کیسے جبکہ انصار اللہ نے مالی فنڈ کو اس قابل ہی نہیں بنایا۔ جس سے کافی عملہ رکھا جاسکے۔ اور تبلیغی تعلیمی اور انتظامی کام سرانجام دیئے جاسکیں۔ بہت سی جماعتیں اور مجالس انصار اللہ مرکز کی ساری تحریکات کا نہ تو کوئی جواب دیتی ہیں۔ اور نہ عمل کرتی ہیں۔ اور یہ دیہاتی جماعتوں پر ہی موقوف نہیں۔ بلکہ اس غفلت میں بعض بڑی بڑی شہری جماعتیں بھی شامل ہیں عنقریب جماعتوں میں ایک مطبوعہ تحریک بھیجی جانے والی ہے۔ جس میں ان کو بتایا جائے گا کہ جب سے ان کے ہاں مجلس انصار اللہ قائم ہوئی ہے انہوں نے کیا کام کیا ہے۔ تا ان جماعتوں کے عہدہ دار اور ممبران یہ جان لیں۔ کہ کس حد تک انہوں نے اپنی ذمہ داری کو ادا کیا ہے

اس کے بعد مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا انصار اللہ کے نام ایک پیغام کے عنوان سے ایک مقالہ پڑھا۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی تقریر

آخر میں جناب صاحب صدر نے مختصر تقریر کرتے ہوئے فرمایا میں بھی ایک دو باتیں کہنا چاہتا ہوں بہت سی مجلسیں ایسی ہوتی ہیں۔ جن میں بہت سارے سامعین جمع ہوتے ہیں۔ اور بہت سے مقررین لیکچر دیتے ہیں۔ سامعین خوش ہو جاتے ہیں۔ کہ ہم نے اچھی باتیں سنیں۔ اور مقرر خوش ہوتے ہیں۔ کہ ہم نے بہت ہی اچھی باتیں بیان کیں۔ سامعین پر بہت عمدہ اثر پڑا۔ غرض کچھ خوشی مقرر کو اور کچھ سامعین کو ہو جاتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ دونوں کا یہ فعل خدا تعالےٰ کے لئے نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ لذتِ نفس کے لئے ایسا کرتے ہیں۔

میں احباب کو صرف اس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ یہاں جو تقاریر کی گئی ہیں۔ وہ اس لئے کی گئی ہیں۔ کہ

احباب کو کچھ تو مجلس انصار اللہ کے اغراض و مقاصد کا علم ہو جائے۔ اور جو انصار اپنی تنظیم کے لحاظ سے کمزور ہیں۔ یا ان میں کچھ اور کمزوریاں ہیں۔ ان کو دور کرلیں۔ اور پوری طرح اس نظام میں حصہ لیں۔ اور مجلس انصار اللہ کا اصل مقصد اچھی طرح سمجھ لیں۔ بیرونی یا مرکزی ارکان بھی مضبوطی سے اس بات کا عزم کریں۔ کہ وہ اس نظام کو قائم کرینگے۔ اگر ان باتوں پر آپ نے عمل کیا تو یہ تقریب ایک مبارک تقریب ہوگی۔ لیکن اگر صرف لذت نفس کے لئے آپ یہاں جمع ہوئے۔ اور تقاریر کو صرف سن کر ہی خوش ہو گئے۔ اور اصل مقصد کو بھول گئے۔ تو ہمارا یہ جلسہ کرنا موجب برکت نہیں ہوگا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہو سکتا ہے۔ میں انصار اللہ سے توقع کرتا ہوں کہ انہوں نے لذت نفس کی خاطر اس جلسہ میں شریک ہوکر تقاریر نہیں سنیں بلکہ وہ پوری طرح ان باتوں پر کاربند ہونگے۔ اور اللہ تعالےٰ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو فرائض ان کے مقرر کئے ہیں۔ ان پر پوری طرح عمل کرینگے۔

دوسری بات جس کی طرف میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ یہ ہے کہ ہر انسان کے اوپر کئی قسم کی کیفیات طاری ہوتی ہیں۔ بعض اوقات انسان پر نیکی کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ اس وقت گویا وہ خدا تعالےٰ کے سایہ میں ہوتا ہے۔ خواہ وہ اپنے اعمال کے لحاظ سے کمزور ہی کیوں نہ ہو۔ اور بعض اوقات انسان پر کمزوری کا آجاتا ہے اس وقت وہ طبعی حجاب کی وجہ سے اور شرمندگی کی وجہ سے اس کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اگر ہم لوگ ایسی حالت کے وقت جب ہم پر نیکی کی کیفیت طاری ہو۔ اس کو اپنے سے چھوٹوں اور دوسرے افراد کے سامنے ظاہر کریں۔ تو ان پر بہت اچھا اثر پڑے گا۔ اور وہ بھی نیکی میں سبقت لے جانے کی کوشش کریں گے۔ اور شاید بعض کے لئے موجب ہدایت بھی ہو جائے۔ اور یہ ہمارے لئے یقیناً موجب ثواب ہوگا۔

اس کے بعد حضرت صاحب صدر نے دعا فرمائی اور جلسہ ختم ہوا۔

مشرقی افریقہ میں کامیاب تبلیغ اسلام

عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی کامیابی اور افریقن لوگوں کی اسلام سے دلچسپی

افریقن احمدیوں کے مخلصانہ جذبات اور نئے احمدی مجاہد کا شاندار استقبال

اسلام اور عیسائیت کا موازنہ

مشرقی افریقہ میں چونکہ عیسائی مشنری عرصہ سے کام کر رہے ہیں اور مفلوک الحال اصلی باشندوں کو کثرت کے ساتھ مختلف طریقوں سے عیسائی بنا چکے ہیں۔ اس لئے احمدی مبلغوں کو عموماً عیسائیت کی حقیقت بیان کرنے اور اس کے مقابلہ میں اسلام کی فضیلت ثابت کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے اس میں بڑی کامیابی ہوتی ہے۔ جناب شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ اس قسم کے ایک موازنہ کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

۲۵ نومبر کو افریقن عیسائیوں سے اسلام اور عیسائیت کے موازنہ پر ایک گھنٹہ کے قریب گفتگو ہوئی۔ اس مجلس میں انڈین احمدی بھی موجود تھے۔ میں نے بتایا۔ کہ اسلام کی عالمگیر اخوت عورت کا اعزاز۔ توحید کی تعلیم۔ خدا تعالےٰ کی اعلیٰ صفات کا ذکر اسلام میں جس رنگ میں پایا جاتا ہے۔ دوسرے مذاہب میں نہیں۔ اسی طرح اسلام کی تعلیم کا آسان اور قابل فہم ہونا اور ہر ایک حالت میں عمل کے قابل ہونا یہ ایسے امور ہیں۔ جو ہر تعلیم یافتہ کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ اسلام پر غور کرے۔ کچھ اشتہارات بھی دیئے اور پھر دوبارہ انہوں نے ملنے کی خواہش کی۔

اسلام کا پیشکردہ خدا
اور
انجیل کا پیش کردہ خدا

اسی قسم کے ایک اور اجتماع کا ذکر کرتے ہوئے جناب شیخ صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

کسموں سے نو میل کے فاصلہ پر ایک دفعہ میں گیا۔ یہاں کے چیف صاحب جو اب ریٹائر ہو چکے ہیں اور تھوڑا عرصہ ہوا انہوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ انہیں اور دیگر افریقن معلموں اور مسلمانوں کو میرے آنے کی پہلے سے اطلاع تھی۔ خدا کے فضل سے معقول اجتماع ہوگیا۔ اسرائیلی مشن کے بہت سے عیسائی مرد اور عورتیں معہ اپنے افریقن پادری کے آئے ہوئے تھے۔ یہاں اسلام کا پیش کردہ خدا اور انجیل کا پیشکردہ خدا کے موضوع پر تقریر کی۔ اور بھی بہت سی باتیں پیش کیں۔ اس کے بعد کافی دیر تک کئی ایک عیسائی اور پادری سوالات کرتے رہے۔ انجیل کے محرف ہو جانے۔ حضرت مسیحؑ کے مخصوص مشن جو صرف بنی اسرائیل کے لئے تھا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی انجیل و بائیبل کے مسائل زیر بحث رہے۔ جوابات جو خدا کے فضل سے مدلل تھے سنکر پادری صاحب کہنے لگے تو کیا عیسائی ہم کو اس وقت تک فریب دیتے رہے ہیں۔ میں نے کہا تمہاری عقلیں فریب میں آگئیں انجیل کی کتاب کھولو۔ وہاں صاف لکھا ہے متی کی انجیل۔ لوقا کی انجیل۔ مرقس کی انجیل۔ یسوع کی انجیل بھی نہیں لکھا چہ جائیکہ خدا کی انجیل لکھا ہوتا۔

مسلمانوں کو اس بحث سے جرأت ہوئی۔ اور چیف صاحب جو حال ہی میں مسلمان ہوئے ہیں۔ انہیں بھی اسلام کی حقیقت کا احساس ہوا۔ عیسائیوں نے خواہش ظاہر کی۔ کہ ہم کو بھی ملاقات کا موقعہ دیا جائے۔ مسلمانوں اور چیف نے کہا کہ وہ مسجد بنانا چاہتے ہیں۔ ان کی امداد کا بندوبست کیا۔

ایک چیف کو تبلیغ

۲۶ نومبر کو ایک دوسری طرف KISA کے علاقہ میں گیا۔ راستہ میں لاری کے خراب ہو جانے کی وجہ سے ایک چیف کے ہاں رات کو رہنا پڑا چند ہندوستانی دوست بھی ساتھ تھے۔ اور وہ مسلمان افریقن بھی۔ چیف نے بڑی تواضع اور خاطر مدارات کی۔ اسی وقت بکرا ذبح کرایا۔ اس نے ہمارے ساتھ کھانا کھایا۔ اور ویرنگ رات کو اور دوسرے دن صبح کو اسے تبلیغ کی۔ کہنے لگا۔ کہ کسی سوموار یا جمعرات کو آئیں اور میری کورٹ میں تقریر کریں۔ لوگ خواہشمند ہیں۔ اس علاقہ میں مسلمان بہت ہی کم ہیں۔ مسجد کے لئے زمین وغیرہ بھی دونگا۔ اسے لٹریچر بھی دیا۔

ایک اور قصبہ میں تبلیغ

۲۷ نومبر کو MAMYAS جو یوگنڈا کی حد کے قریب ایک اہم جگہ ہے ہم گئے۔ یہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ چیف بھی مسلمان ہے۔ ایک بوڑھا عرب تیس چالیس سال سے یہاں رہتا ہے۔ حکومت کی طرف سے قاضی ہے۔ پہلے ہم اسی عرب سے ملے۔ گاؤں اور علاقہ کے حالات دریافت کرتے رہے۔ ایک افریقن مسلمان نے کئی ایکڑ زمین مسجد۔ سکول اور اسلامی ضروریات کے لئے دی ہے۔ اس سے بھی ملنے کا موقعہ ملا۔ عرب صاحب کو ساتھ لے کر مسلم سکول میں گئے۔ جہاں کئی ایک قصبہ کے افریقن مسلمان جمع ہو گئے۔ سکول کے طلبہ اور ان افریقنوں کے سامنے اسلام کے متعلق لیکچر دیا۔ اسلام کی موٹی موٹی باتیں سمجھائی گئیں۔ اسلامی اصول کی خوبی واضح کی۔ سکول میں ڈیڑھ سو کے قریب لڑکے تھے۔ لیکن افسوس کہ کسی کے پاس نہ قاعدہ اور نہ کتاب۔ بیس شلنگ سکول کے ضروری سامان کے لئے انچارج ٹیچر کو دیئے۔ کسی آئندہ دن جانے کا فیصلہ کیا۔ سواحیلی اشتہارات تقسیم کئے۔

نئے مبلغ کا مخلصانہ استقبال

اس علاقہ کے افریقن جو اسلام قبول کر چکے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اخلاص اور احمدیت کے ساتھ وابستگی میں روز بروز ترقی کر رہے ہیں۔ اور احمدی مجاہدین کو اپنے بہت بڑے ہمدرد اور محسن سمجھ کر ان کی بے حد عزت اور تکریم اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ اس کا نہایت شاندار مظاہرہ انہوں نے اس وقت کیا۔ جب مکرم مولوی نور الحق صاحب نئے مبلغ وہاں پہنچے۔ چنانچہ جناب شیخ مبارک احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

۲۸۔ نومبر کی صبح کو برادرم مکرم مولوی نور الحق صاحب کسموں تشریف لائے۔ جماعت کے احباب اور بچوں تک نے بڑے اخلاص سے مجاہد احمدیت کا پرتپاک استقبال کیا۔ پھولوں کے ہار اس قدر آپ کے گلے میں ڈالے۔ کہ پھولوں سے آپ کو لاد دیا۔ سٹیشن پر لوگ اس نظارہ کو دیکھ کر حیران ہو گئے۔ احباب جماعت مولوی صاحب محترم کی ملاقات اور قادیان کے حالات سن سن کر مسرور و محظوظ ہوتے رہے۔ ۱۶۔ نومبر کو آپ ممباسہ میں جہاز سے اترے تھے ایک ہفتہ وہاں قیام کیا۔ اور دوستوں کو مرکز کے حالات سناتے رہے۔ پھر ایک ہفتہ نیروبی میں قیام کیا۔ اس عرصہ میں قادیان اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

نے بابرکت اور روح پرور حالات سے احباب جماعت کے قلوب کو صیقل کیا۔ مکرم مولوی صاحب نے اس عرصہ میں سیرۃ النبیؐ کے جلسہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا دشمنوں سے حسن سلوک پر عمدہ تقریر بھی کی۔

سیرت النبیؐ کا شاندار جلسہ

نیروبی میں ۲۵ نومبر کو سیرۃ النبی کا جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ منایا گیا۔ ہندو سکھ اصحاب کے علاوہ چودھری محمد شریف صاحب اور برادرم مولوی نورالحق صاحب نے تقریریں کیں۔ نیروبی کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اتنی زیادہ حاضری ہمارے پہلے جلسوں میں نہیں ہوئی۔ پریس نے بھی اچھے الفاظ میں ذکر کیا۔

ماہ نومبر میں انگریزی میں ایک پمفلٹ "مسیح کی آمد ثانی" دو ہزار شائع کیا گیا۔ اور سکھوں کے گوردوارہ میں بھی سیکرٹری صاحب تبلیغ نے باوا نانک رح کی زندگی کے حالات پر لیکچر دیا۔

افریقن مبلغ کی مساعی

جناب شیخ مبارک احمد صاحب کا صدر مقام بٹورا ہے۔ وہاں کے متعلق لکھتے ہیں۔

بٹورا سے اطلاع ملی ہے۔ برادرم امری عبیدی نے میرے بعد سورہ ہود اور سورہ یوسف کا درس افریقنوں میں دیا۔ احادیث بھی سنائیں۔ کئی ایک افریقنوں کو تبلیغی خطوط لکھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی لائف کے متعلق جو سواحیلی میں کتاب تیار کی جارہی ہے۔ "آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مدنی زندگی" والا حصہ۔ جناب صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی کی تصنیف "دی لائف آف محمدؐ" سے سواحیلی میں ترجمہ کیا۔ احمدی بچوں کو قرآن مجید اور نماز کے اسباق دیتے رہے۔ اور سواحیلی لٹریچر بھی تقسیم کیا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ جناب شیخ صاحب اور ان کے معاونین کو ہمیشہ از پیش تبلیغ اسلام کے مواقع عطا فرمائے۔ اور اپنی تائید و نصرت سے نوازے۔ اس وقت ہمارا سب سے بڑا ہتھیار دعا ہی ہے۔ اور یہ ایسا ہتھیار ہے۔ کہ اگر اس سے کام لینے والے سستی اور کوتاہی کا شکار نہ ہوجائیں۔ تو اس کے ذریعہ کامیابی یقینی ہے۔ اور کامیابی بھی وہ جو دنیا جہان کو حیرت میں ڈال دے۔ پس ہمیں مبلغین اور مجاہدین کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا کرتے رہنا چاہیئے۔

ایک معزز سکھ سردار صاحب کی قابل تعریف حق پسندی

احمدیت کے متعلق غیر معقول اعتراضات کرنیوالوں کو مدلل جواب

ذیل میں ایک خط درج کیا جاتا ہے۔ جو حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں ایک احمدی بھائی نے لکھا ہے۔ اس میں انہوں نے ایک معزز سکھ سردار صاحب کا ذکر کرتے ہوئے گو ان کا نام نہیں لکھا۔ مگر جو صاحب بھی ہیں۔ وہ اپنی حق پسندی کی وجہ سے قابل تعریف اور لائق تحسین ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

ناظرین ذیل میں مذکورہ خط ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ احمدیت پر غیر معقول اعتراضات کرنیوالے ایک مولوی صاحب کو جنہیں اپنے علم پر بڑا گھمنڈ تھا۔ اور ایک شیخ صاحب کو جو معزز سرکاری افسر تھے۔ سردار صاحب موصوف کی معقول پسندی کے سامنے کس طرح دم بخود ہونا پڑا۔

سیدنا و مخدومنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میں گذشتہ دو اڑھائی سال سے لاہور چھاؤنی میں ملازم ہوں۔ یہاں میرے افسروں کے درمیان ایک سکھ ڈپٹی کنٹرولر کے عہدہ پر متعین ہیں۔ گذشتہ سال انہوں نے احمدیت کے متعلق کچھ علم حاصل کرنے کی خواہش کا باتوں باتوں میں مجھ سے اظہار کیا۔ سلسلہ کے متعلق وقتاً فوقتاً میں انہیں کتب برائے مطالعہ دیتا رہا۔ چنانچہ انہوں نے حقیقۃ الوحی۔ نزول المسیح۔ لیکچر لاہور۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ احمدیت یا حقیقی اسلام کے علاوہ سلسلہ کے اخبارات اور رسائل کا مطالعہ بھی جاری رکھا۔ خصوصاً حضور کے خطبات زیر مطالعہ رہے۔ اب کے میں نے ان کو جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت بھی دی۔ مگر انہوں نے بعض بنچ کے کاموں کے متعلق اپنے مربعوں پر جانے کی وجہ سے معذرت کا اظہار فرمایا۔ لیکن جب وہ مربعوں سے واپس آئے۔ تو دو ایک لطیفے انہوں نے سنائے۔ جو حضور کی اطلاع کے لئے میں عرض کرتا ہوں۔

ایک مولوی صاحب سے دلچسپ گفتگو

انہوں نے ذکر کیا۔ کہ جب وہ سیکنڈ کلاس میں سفر کر رہے تھے۔ تو ان کے ڈبہ میں دیگر معززین کے علاوہ ایک معزز صورت غیر احمدی مولوی صاحب بھی تھے۔ جو مسلم لیگی معلوم ہوتے تھے۔ اور کسی دورے سے آرہے تھے۔ کتابیں وغیرہ ان کے ساتھ تھیں۔ ادھر ادھر کی باتوں کے بعد گفتگو مذہبی عالموں کی نسبت چل پڑی۔ پہلے تو انہوں نے مولانا ابوالکلام آزاد کی نسبت کچھ سوقیانہ ریمارکس کئے۔ اس کے بعد سلسلہ گفتگو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت شروع ہوگیا۔ اور جو گفتگو ان کے اور اس سکھ دوست کے درمیان ہوئی۔ وہ اختصار کے ساتھ انہی کے الفاظ میں درج ذیل کرتا ہوں۔

سردار صاحب:۔ اچھا اگر مولانا ابوالکلام کوئی دینی اور مذہبی عالم نہیں ہیں۔ تو مرزا صاحب کی نسبت آپ کا کیا خیال ہے۔

غیر احمدی مولوی:۔ مرزا صاحب تو Third class آدمی۔ ادنیٰ درجہ کے انسان تھے۔ جن کو کسی قسم کا بھی عالم نہیں کہا جاسکتا۔ انہوں نے ایک ڈھونگ رچا کر کئی دعوے ایک ہی وقت میں کر دیئے۔ وہ کوئی مسلمان تھے۔ وہ تو کافر تھے کافر

سردار صاحب۔ اچھا اگر وہ ایسے ہی تھے۔ جیسے آپ فرماتے ہیں۔ تو آپ کے first race عالم ان کے مقابلہ میں کیوں نہ آئے۔ جب انہوں نے قرآن کی تفسیر لکھنے میں اور دعاؤں کی قبولیت میں ہندوستان ہی کے نہیں دنیا بھر کے علماء کو چیلنج دیا۔

غیر احمدی مولوی۔ اجی ان کے مقابلہ پر آنا اور ان کے دعووں پر غور کرنا عقلمند اور سمجھدار علماء نے وقت کا ضیاع سمجھا۔ کیونکہ مرزا صاحب تو جاہل تھے۔

سردار صاحب۔ اس طرح تو آپ کے عقلمند علماء نے میدان سے بھاگ کر مرزا صاحب کو لوگوں کے بہکانے پر دلیر کر دیا۔ اور اسلام کی خدمت کرنے کی بجائے مرزا صاحب کے ہاتھوں اس کو ذلیل اور مومنوں کو گمراہ ہونے دیا۔ یہ تھی آپ کے علماء کی خدمت دین۔

غیر احمدی مولوی۔ مرزا صاحب نے کونسا نشان دکھایا۔ جو ان کے دعووں کی طرف دھیان دیا جاتا۔

سردار صاحب۔ معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ آپ نے مرزا صاحب کی کوئی کتاب نہیں پڑھی۔ یونہی سنی سنائی باتیں کرتے ہیں۔ مرزا صاحب نے بیسیوں کتابیں لکھیں۔ جن میں اپنے پورے ہونے والے نشانات اور پیشگوئیوں کا ذکر کیا ہے۔ کیا آپ نے ان کی کتاب حقیقۃ الوحی یا نزول المسیح وغیرہ دیکھی ہیں۔

غیر احمدی مولوی۔ نہیں۔ میں نے تو نہیں دیکھیں۔ ان میں کیا لکھا ہے؟

سردار صاحب۔ ان دونوں کتابوں میں مرزا صاحب نے بہت سے اقتداری نشانات کا ذکر کیا ہے۔ جو پورے ہوگئے۔ تمام تو مجھے یاد نہیں۔ ہیں دو کا ذکر کرتا ہوں۔ ایک پنڈت لیکھرام کے متعلق پیشگوئی جو ہندوؤں کے متعلق سمجھ لی جائے۔ اور دوسری لدھیانوی مولوی سعد اللہ کی نسبت جو مسلمانوں کے متعلق سمجھ لی جائے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ سعد اللہ کی نسل منقطع ہوجائے گی۔ چنانچہ آپ کے علماء نے سعد اللہ کے لڑکے کے دو نکاح کرائے۔ لیکن ایک مردہ بچہ تک بھی پیدا نہ ہوا۔ کیا اس کا پورا ہونا اس بات کا ثبوت نہیں۔ کہ مرزا صاحب خدا رسیدہ لوگوں میں سے تھے۔

غیر احمدی مولوی مجھے تو اس بات کا علم نہیں۔

سردار صاحب۔ آپ کو علم نہ ہونے کی وجہ سے اصل پیشگوئی تو جھوٹی نہیں ثابت ہوتی۔ آپ لوگ تمام دیگر حق پسند لوگوں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ خود علم نہیں ہوتا۔ اور اعتراض کرنا شروع کر دیتے ہو۔

غیر احمدی مولوی۔ آپ تو مجھے ان لوگوں کے ایجنٹ معلوم ہوتے ہیں۔

سردار صاحب۔ مولوی صاحب! میں تو سکھ کا سکھ ہی ہوں۔ لیکن آپ لوگوں کے علم کے دعووں کو دیکھ کر اور بے محل تعصب ملاحظہ کر کے حیران ہوتا ہوں۔ حالانکہ جہاں تک میں اس سلسلہ کا علم حاصل کر سکا ہوں۔ مجھے تو یہی پتہ چلا ہے۔ کہ آپ لوگ عاجز ہو کر اور ان کے مقابلہ میں شکست کھا کر اوچھے ہتھیار استعمال کرتے ہیں۔ مرزا صاحب اور ان کے جانشینوں نے بادشاہوں۔ شہزادوں اور ریاستوں کے حکمرانوں تک اپنے عقائد کی تبلیغ کی ہے۔ مگر آپ کے علما اپنے حجروں اور گھروں سے باہر بھی نہیں نکلتے۔

غیر احمدی مولوی۔ ریاست کے حکمرانوں میں تبلیغ کی تو آپ نے خوب کہی۔ ریاست حیدرآباد میں تبلیغ کی بناء ڈالی تھی۔ نظام حیدرآباد نے ایک اپنا معتمد رکن اس سلسلہ کی تعلیم اور عقائد کے متعلق تحقیق کر کے رپورٹ کرنے پر مقرر فرمایا۔ چنانچہ اس نے ایک کتاب قادیانی مذہب لکھ کر حضور نظام کو پیش کی۔ (الیاس برنی کی کتاب کی طرف اشارہ تھا) اور حضور نظام پر سلسلہ کا جھوٹا ہونا ثابت ہوگیا۔

سردار صاحب: مجھے تو اس بات کا علم نہیں لیکن اگر ایاس برنی صاحب نظام کی طرف سے اس امر پر مقرر ہوئے تھے۔ تو اس کا ذکر انہوں نے اپنی کتاب میں یا کسی اخبار میں کیا ہو گا۔ کیا آپ وہ مجھے دکھا سکتے ہیں۔ اگر ایسا ثبوت مجھے پہنچا سکیں۔ تو میرے پتہ پر (جو انہوں نے دیدیا) مجھے کتاب بھجوا دیں۔

غیر احمدی مولوی: سردار صاحب آپ ان لوگوں کو نہیں جانتے۔ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کا تو کلمہ بھی بالکل اور ہے۔

سردار صاحب: ہاں آپ کے اسلام سے انہیں شاید تعلق نہ ہو۔ مگر حقیقی اسلام سے انہیں تعلق ضرور ہے۔ مرزا صاحب نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ مسیح کی زندگی کا انکار کیا۔ الہام کا دعویٰ کیا۔ اور یہ سب کچھ علانیہ کیا۔ اور آپ کے فتووں سے ڈر کر اسے چھپایا نہیں۔ مگر کلمہ نیا بنایا تو اس کی نسبت کسی کتاب میں ذکر نہیں کیا۔ بلکہ بالکل خفیہ رکھا۔ جس کی اطلاع صرف آپ کو کسی طرح مل گئی۔ خوب مولوی صاحب۔ ان دلائل سے آپ ان کو نیچا دکھانا چاہتے ہیں۔

اس کے بعد میری منزل مقصود آ گئی۔ اور میں مولوی صاحب سے سلام کر کے گاڑی سے اتر آیا۔

ایک شیخ صاحب سے مقالمہ

جلسہ سے واپسی پر میں نے سردار صاحب موصوف کو دو ایک اور رسالہ جات پیش کئے ان میں ایک Eminent Moslem کے سلسلہ میں چوہدری صاحب کی لکھی ہوئی مختصر سی حضور کی سوانح عمری (انگریزی کاپی) تھا۔ اس کی نسبت سردار صاحب نے کل مجھے ایک بات سنائی۔ آپ نے فرمایا۔ وہ یہ رسالہ اپنے کمرے میں بیٹھے ہوئے فارغ اوقات میں پڑھ رہے تھے۔ کہ ان کا ایک ہم عہدہ مسلمان (غیر احمدی) بھی آ گیا۔ اور اس نے دریافت کیا۔ کہ کیا پڑھ رہے ہو۔ جب میں نے کتاب کے نام اور مضمون سے اطلاع دی تو نہایت حقارت سے کہا۔ یہ کیا بکواس پڑھ رہے ہو۔ میں نے کہا سر ظفر اللہ خاں کی لکھی ہوئی ہے۔ کہنے لگے۔ جیسا پیر ویسے مرید سر ظفر اللہ خاں بھی کوئی معقول آدمی ہے۔ یونہی یہ لوگ بے سروپا روایات لکھ کر دنیا کو گمراہ کرتے رہتے ہیں۔ ان کی گفتگو کا لہجہ بھی میں انہی کے الفاظ میں درج کرتا ہوں۔

سردار صاحب: شیخ صاحب! آپ ایک معزز سرکاری افسر ہیں۔ آپ کے منہ سے بات وہ مزا دیتی ہے جو معقول ہو۔ آپ نے کس طرح کہہ دیا کہ جیسے پیر ویسے مرید۔ کیا موجودہ خلیفہ صاحب معقول انسان نہیں؟

شیخ صاحب: اجی آپ معقول کہتے ہیں۔ وہ تو چال چلن کے لحاظ بھی (خاکم بدہن) شریف انسان نہیں۔ وہ تو شروع شروع میں اسی وجہ سے دو ماہ کی قید کاٹ چکا ہے۔ میرے پاس اس کی نسبت ایک پرانا اشتہار ہے وہ میں تلاش کر کے آپ کو بتاؤں گا۔

سردار صاحب: کیا خلیفہ صاحب اپنی مرضی سے قید خانے میں نفسی کی اصلاح کی غرض سے چلے گئے تھے۔ یا کسی عدالت نے انہیں مجرم قرار دے کر قید کا حکم دیا تھا؟

شیخ صاحب: یہ کیا بات آپ نے کہی۔ اپنی مرضی سے کیا جانا تھا۔ عدالت نے بدچلنی کے جرم میں سزا دی تھی۔

سردار صاحب: آپ کے علماء نے عوام نے۔ اور خواص نے مرزا صاحب کے خلاف کفر کے فتوے وغیرہ لگوانے میں بڑی بڑی محنتیں اور سفر کئے۔ اخراجات برداشت کئے۔ مکہ اور مدینہ سے فتوے منگائے لیکن اس عدالت کے فیصلہ کی نقل حاصل کر کے شائع کرنے کی طرف دھیان کیوں نہیں دیا۔ اگر انہوں نے اس بارے میں کچھ نہیں کیا۔ تو آپ ہی نقل حاصل کر کے اپنی قوم پر خصوصاً اور دنیا پر عموماً احسان کریں۔ تاکہ لوگ آئندہ گمراہ ہونے سے بچ جائیں۔ آپ صرف اشتہار کا ذکر کرتے ہیں۔ اشتہار وغیرہ کوئی دلیل نہیں۔ فیصلہ کی نقل صحیح دلیل ہے۔

شیخ صاحب: سردار صاحب۔ آپ شاید نہیں جانتے کہ میرے ایک بزرگ (غالباً باپ یا نانا) سیالکوٹ کی عدالت میں سب جج تھے۔ ان کے ماتحت بڑے مرزا صاحب کام کرتے رہے ہیں۔ ان کی زبانی ہمیں اس خاندان کا خوب علم ہے۔ مرزا صاحب نہایت نالائق سست اور نااہل سے اہلکار تھے۔ ان کے ساتھ دو ایک اور آدمی تھے۔ اور یہ سیالکوٹ میں آوارہ سی صحبت میں رہتے تھے۔ عدالت سے علیحدہ ہو کر انہوں نے روٹی کمانے کا ایک سلسلہ نکالا۔ لیاقت کا یہ حال تھا کہ حکیم نورالدین صاحب رضؓ کتابیں لکھ لکھ کر انہیں دیتے تھے۔ اور وہ مسیح اور کرشن بنتے تھے۔

سردار صاحب: شیخ صاحب! آپ کے پاس کوئی معقول بات بھی ہے۔ یا ایسی ہی بے معنی باتیں؟ آپ کو اور آپ کے بزرگ صاحب کو شاید اتنا بھی علم نہیں۔ کہ مرزا صاحب کے خاندان کی دنیوی حیثیت کیا تھی۔ جس کی وجہ سے ان کو روٹی کمانے کے لئے کوئی ڈھونگ رچانا پڑا۔ باقی رہا مولوی نورالدین صاحب کا کتابیں لکھ کر سلسلہ چلانا۔ آپ کو علم ہے یا نہیں۔ کہ مولوی نورالدین صاحب مدت ہوئی فوت ہو چکے ہیں لیکن سلسلہ نہ صرف مر نہیں چکا بلکہ عالم شباب میں آ رہا ہے۔ اب کونسا مولوی کتابیں لکھ لکھ کر دے رہا ہے۔

اس کے بعد شیخ صاحب خاموش ہو گئے۔ اور کمرہ چھوڑ کر چلے گئے

غیر احمدی مولوی کے ساتھ گفتگو کے سلسلہ میں ایک بات میں لکھنی بھول گیا۔ حضرت مسیح موعودؑ کو خدا تعالیٰ کا غیب کی خبریں بتانے کے متعلق سردار صاحب نے کہا۔ کہ آپ مرزا صاحب سے خدا تعالیٰ کا تعلق کہتے ہیں کہ نہیں تھا۔ خدا تعالیٰ سے تعلق کا دعویٰ تو موجودہ خلیفہ صاحب کو بھی ہے۔ چنانچہ مسٹر مارسین اور لیبر پارٹی کی کامیابی کی پیش از وقت خبر دینا اس کا بین ثبوت ہے۔ مولوی صاحب فرمانے لگے۔ اجی یہ تو سب کو علم تھا۔ لیکن سردار صاحب نے کہا کہ لیبر پارٹی کو خود تو علم نہیں تھا۔ مگر آپ کو علم تھا۔ تو مولوی صاحب بہت کھسیانے ہو کر کہنے لگے۔ آپ یقیناً ان کے ایجنٹ ہیں۔

طالب دعا۔ عطاء اللہ

مختلف مقامات میں احمدی کمیشن ایجنسیاں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق تمام ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں کمیشن ایجنسیاں قائم کی جا رہی ہیں۔ جن میں سے پہلی ایجنسی بمبئی میں قائم کی گئی ہے۔ اسے کامیاب بنانا ہر احمدی تاجر کا فرض ہے۔ کیونکہ اس ایجنسی کی کامیابی پر دوسرے دوستوں کو ٹریننگ دلائی جائے گی۔ تاکہ ہم ان کو دوسرے بڑے بڑے شہروں میں اسی طرح کی ایجنسی کھول دیں۔ اور ہماری تجارتی سکیم کو فروغ حاصل ہو۔ نیز جماعت میں تجارتی روح نمایاں طور پر پیدا ہو جائے۔

پس تمام احمدی دوست اپنی مصنوعات یا وہ چیزیں جن کی وہ تجارت کرتے ہیں بمبئی مارکیٹ میں اس ایجنسی کی معرفت فروخت کریں۔ اور بمبئی مارکیٹ کی اشیاء ان کی معرفت منگائیں۔ اس ایجنسی کے انچارج کا پتہ ذیل میں درج ہے۔ ان سے خط و کتابت کر کے وہاں کی مارکیٹ میں اس ایجنسی کو معروف بنانے کے لئے حالات معلوم کریں۔ اور خود بھی فائدہ اٹھائیں۔

محمد اسحاق صاحب ۲/۵ حبیب منشن۔ چارنی روڈ۔ بمبئی ۴

ناظم تجارت تحریک جدید قادیان

دورِ خسروی

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حسب وعدہ جناب ثاقب صاحب زیروی کی تیار کردہ منظوم تاریخ احمدیت کا ایک حصہ "دورِ خسروی" کے نام سے پبلک میں پیش کیا۔ اس سلسلہ میں یہ گذارش ہے کہ کتاب عین جلسہ کے ایام میں تیار ہو سکی۔ اس لئے جن احباب نے بذریعہ خطوط اپنے لئے کاپیاں ریزرو کرائی تھیں۔ ان کے آرڈرز کی اس وقت تعمیل نہ ہو سکی۔ کیونکہ اکثر احباب قادیان آ چکے تھے۔

ایسے احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ مجلس نے ان کی کاپیاں محفوظ کر لی ہیں۔ مگر معلوم نہیں آیا وہ جلسہ پر کتاب لے چکے ہیں یا نہیں پس مجلس ان احباب سے جنہوں نے بذریعہ خطوط اپنی کاپیاں ریزرو کرانے کے لئے لکھا ہے درخواست کرتی ہے۔ کہ اگر وہ جلسہ پر کتاب خرید چکے ہیں۔ تو براہ کرم واپسی مطلع فرمائیں۔ مجلس ایک ہفتہ تک انتظار کے بعد بذریعہ وی پی کتاب آرڈر کی تعمیل کر دیگی۔ کتاب کی قیمت دو روپیہ ہے۔ وی۔ پی وغیرہ پر ۔/۸ محصول ڈاک خرچ ہو گا۔ گویا دو روپے سات آنے کا وی پی ہو گا۔

عباس احمد معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

کیا آپ تبلیغ کرتے ہیں؟

ہر احمدی کا عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے تمام دعاوی میں سچے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امر کے لئے مامور تھے۔ کہ جملہ فرقہ ہائے مسلمانان کو ایک ہاتھ پر جمع کر کے اسلام کی کھوئی شان و عظمت کو دوبارہ قائم کریں۔ اور ہر احمدی پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ ہر راہ گم کردہ کو وہ اپنے آقا کا لایا ہوا پیغام حق سنائے۔ اس پیارے آقا کی بعثت کی غرض دلوں میں نور ایمان پیدا کرنا اور قوم میں ایک حرکت و جان پیدا کرنا تھی۔ اور ہر احمدی جس میں نور ایمان پیدا نہیں ہوا۔ ایک شوق اور جذبہ ایثار قربانی و اطاعت امام پیدا نہیں ہوا۔ وہ احمدی کہلانے کا حق نہیں رکھتا۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ حقیقی طور پر اس پیغام کو دوسروں تک پہنچانے کا اہل بھی نہیں ہوا۔

زبانی تبلیغ پر بعض غیر احمدی یہ کہدیا کرتے ہیں۔ کہ ہمیں زبانی تبلیغ کافی ہو چکی ہے ہمیں عقائد سے اختلاف نہیں ہے۔ روک صرف یہ ہے۔ کہ آخر کس تبدیلی کے لئے ہم جماعت احمدیہ میں داخل ہوں۔ اس کا جواب ہمارا عمل ہے۔ ہمارے اخلاق حسنہ اس امر کی صداقت کے لئے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ کہ اس فرستادہ حق کو مان کر یہ اسلامی اخلاق جماعت احمدیہ میں پیدا ہو گئے۔

پس ہر وہ شخص جو اپنے اندر نور ایمان پیدا کر کے تقوےٰ اللہ پیدا کرتا ہے۔ ہر وہ شخص جو اپنے اندر اسلامی اخلاق پیدا کرتا ہے۔ صداقت امانت۔ دیانت۔ اطاعت کو معیار بناتا ہے۔ معاملات میں اپنے تعلق داروں اور دوستوں سے عمدہ نمونہ دکھاتا ہے۔ دنیا کا لالچ اس کے دل سے مٹ چکا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی محبت اور اس کی عبادت کا شوق اس کے حقوق کی ادائیگی اور حقوق العباد کی ادائیگی شریعت کے مطابق کرتا ہے۔ وہ اپنی بیعت کے عہد کو صحیح رنگ میں پورا کر رہا ہے۔ اور در اصل وہ اپنے عمل سے پیارے امام الزمان کے لائے ہوئے پیغام حق اور مقصد کو پھیلانے میں ممد و معاون ہو رہا ہے۔ ایسے ہی لوگ کامیاب و کامران ہوں گے۔ اور فلاح دارین حاصل کریں گے۔ پس ہر احمدی کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ اسکی زندگی جو چند روزہ ہے۔ وہ اس کی خواہش کے مطابق گذرنے کی بجائے خدائے قدوس کی رضا کے مطابق گذرے۔ اور اپنے عمل سے ثابت کر دے۔ کہ احمدیت کیا ہے۔ اسمیں داخل ہونیوالے کس طرح قوت قدسی سے حصہ پاتے ہیں۔ اور خدا کی رضا حاصل کرنیوالے ہوتے ہیں۔

پس چاہیئے کہ آپ اپنے عمل سے تبلیغ کریں اور ہر شخص جو اس کے مطابق عمل کر رہا ہے وہ تبلیغ ہی کر رہا ہے۔ اور وہ جان مبارک جان ہے کہ زبان سے بھی تبلیغ کر رہی ہے اور عمل سے بھی۔ اور جو لوگ اس طرف قدم نہیں اٹھا رہے۔ انہیں چاہیئے کہ اسطرف قدم اٹھائیں اور دشمن کے اس اعتراض کو بھی خام اور بودا اعتراض بنا دیں۔ وبا للہ التوفیق۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

حسابداران امانت سے درخواست

حسابداران امانت سے درخواست ہے کہ (۱) تکمیل ریکارڈ کی غرض سے اپنا موجودہ تفصیلی پتہ بوالپسی ڈاک بھیجکر مشکور فرمائیں اور (۲) آئندہ کیلئے نوٹ فرمائیں کہ ایک مقام سے دوسرے مقام تک مستقل تبادلہ کی صورت میں نیا پتہ ڈاک دفتر امانت میں ساتھ ساتھ بھیجتے رہیں تا ششماہی حسابات اور دیگر متعلقہ خط و کتابت صحیح پتہ پر بھیجی جا سکے۔ ورنہ خطوط وغیرہ حسابداران تک نہ پہنچ سکیں گے یا ضائع ہوتے رہینگے۔ اور اسکی ذمہ داری دفتر امانت پر نہ ہوگی (۳) ایسے احباب جنہوں نے ابھی تک اپنے دستخطوں کے نمونے شناخت کیلئے دفتر میں ریکارڈ کیلئے نہ بھیجے ہوں۔ جلد بھیجدیں ورنہ انکی رقوم کی ادائیگی میں روک پیدا ہو گی۔ (۴) امانت ذاتی و دیگر حسابات متعلق صیغہ امانت کے بارے میں خط و کتابت کرتے وقت افسر انچارج صیغہ امانت قادیان کو مخاطب کرنا چاہیئے نہ کہ محاسب کو محاسب کو صرف چندہ جات کے متعلق یا ایسی مدات کے بارے میں مخاطب کرنا چاہیئے۔ جو چندہ ہائے صدر انجمن سے متعلق ہوں۔

(افسر انچارج صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ قادیان)

جلسہ سالانہ ——— اور ——— خدام الاحمدیہ

اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس سال بھی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حسب سابق خدام الاحمدیہ کو خدمت کے مواقع میسر آئے۔ جن کی کسی قدر تفصیل حسب ذیل ہے۔

نگرانی خدام:۔ جلسہ سالانہ پر مہمانوں کی خدمات کے لئے مختلف نظامتوں اور پھر ہر نظامت کے شعبوں میں خدام والنٹیئر کام کرتے ہیں۔ ان کی نگرانی کیلئے کہ آیا تمام معاونین اپنی ڈیوٹی پر بروقت حاضر ہوتے ہیں یا نہیں۔ اور جو غیر حاضر ہوں۔ ان کو حاضر کرنے کے انتظام کے لئے ہر نظامت میں گذشتہ سال کی طرح اس مرتبہ بھی نگران خدام مقرر کئے گئے تھے جو اپنی اپنی جگہ اچھا کام کرتے رہے۔ اس سارے کام کی نگرانی خاکسار معتمد کے سپرد تھی۔ جو ان دنوں بحیثیت ناظم خدام کارکنان کام کرتا رہا۔

حفاظت لوائے احمدیت:۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی یہ خوش قسمتی ہے کہ ۱۳۰۹ھ سے ہی جب سے کہ لوائے احمدیت منصہ شہود پر آیا ہے۔ اس کی حفاظت کا کام سیدنا حضرت فضل عمر رض کی طرف سے مجلس خدام الاحمدیہ کے سپرد رہا ہے۔ اس سال بھی یہ کام حسب معمول مجلس کے سپرد کیا گیا۔ مجلس کی طرف سے اس کام کے انچارج جناب چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر بی۔ اے تھے۔ جنہوں نے بیرونی مجالس اور قائدین کی معیت میں یہ کام نہائیت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ (لجنہ اماء اللہ کے جھنڈے کا سارا انتظام بھی انہی کے سپرد رہا) جلسہ کے دوران میں ۲۸ر فتح کو دوسرے اجلاس میں ایک وقت ایسا بھی آیا جبکہ لوائے احمدیت کی حفاظت خالصۃً خاندان نبوت کے سپرد رہی۔ اس گروہ کی قیادت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بنفس نفیس فرما رہے تھے۔

دفاتر خدام الاحمدیہ:۔ حسب معمول اس مرتبہ بھی خدام الاحمدیہ کے دو دفاتر احباب کی سہولت کے لئے قائم کئے گئے تھے۔ ایک دفتر اندرون قصبہ میں۔ اور ایک جلسہ گاہ کے نزدیک جہاں سے احباب کو حسب ضرورت سہولتیں بہم پہنچائی گئیں۔

خدام الاحمدیہ کے متعلق معلومات:۔ مذکورہ بالا دفاتر کے علاوہ اس دفعہ خدام الاحمدیہ کی تحریک سے احباب کو واقف کرنے کا ایک یہ بھی طریق اختیار کیا گیا تھا۔ کہ مجلس مرکزیہ کی طرف سے ہر روز دو دو وقت نئے مضامین پر مشتمل چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ تقسیم کئے جاتے تھے۔ تاکہ احباب خدام الاحمدیہ کی اہمیت اور اسکی ضرورت سے واقف ہو سکیں۔ پہلا ٹریکٹ ۲۵ر فتح کی شام کو کیا گیا۔ دوسرا ۲۶ر کی صبح کو۔ تیسرا ۲۶ر کی شام۔ چوتھا ۲۷ر کی صبح کو۔ پانچواں ۲۷ر کی شام کو۔ چھٹا ۲۸ر کی صبح کو۔ اور ساتواں ۲۸ر کی شام کو۔ گویا سات مختلف ٹریکٹ اس عرصہ میں تقسیم ہوئے۔ یہ تجربہ خدا کے فضل سے نہایت کامیاب رہا ہے۔ آئندہ سال انشاء اللہ اسکو وسعت دینے کی کوشش کی جائے گی۔

تلقین عمل:۔ ۲۷ر فتح کی رات کو ۸½ بجے مسجد اقصیٰ میں اعلان کے مطابق مجلس مرکزیہ کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مکرم کرنل ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب نے حفظان صحت کے متعلق حاضرین کو نہایت قیمتی معلومات بہم پہنچائیں۔ خاکسار معتمد نے سال رواں کے کام پر مختصر تبصرہ کیا۔ اور مجالس کو زیادہ بیدار ہونے اور زیادہ باقاعدگی سے اپنے فرائض ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں صدر محترم نے مختصر مگر نہایت ہی قیمتی نصائح پر جلسہ کی کارروائی کو ختم فرمایا۔ اور اعلان فرمایا۔ کہ مجلس مرکزیہ نے اپنے سالانہ اجتماع کی کارروائی تصویری رنگ میں ریکارڈ کی ہے۔ جو ابھی احباب کے سامنے پیش کی جائیگی۔ تاکہ احباب کو مجلس کی مساعی کا اندازہ ہو سکے اس پر مکرمی چوہدری ضیاء اللہ صاحب نے متحرک تصاویر کے ذریعہ سالانہ اجتماع کی کارروائی دکھائی۔ جسے احباب نے بہت پسند فرمایا۔

انتظام ماحول جلسہ گاہ:۔ حسب گذشتہ اس مرتبہ بھی اندرون اور ماحول جلسہ گاہ کا انتظام مجلس کے سپرد تھا۔ جس کے انچارج مجلس کی طرف سے چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر تھے۔ اسی طرح تقاریر کے دوران میں سامعین شماری کا کام بھی چوہدری صاحب موصوف سرانجام دیتے رہے۔

طبی امداد:۔ جلسہ گاہ کے قریب ہی دفتر مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتھ طبی امداد کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس کے انچارج صاحبزادہ ڈاکٹر

تحریک جدید کے دفتر دوم کے سال دوم کی جماعتوں اور براہ راست افراد کی فہرست

ایک فہرست ان جماعتوں اور افراد کی بھی شائع کی جا رہی ہے۔ جنہوں نے تحریک جدید کے دفتر دوم کے سال دوم میں حصہ لیا ہے۔ اس فہرست کی اشاعت سے غرض یہ ہے۔ کہ ابھی بہت سی جماعتیں ہیں جنہوں نے اپنے ان احباب کو جو تحریک جدید کے دفتر اول میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ دفتر دوم میں شامل نہیں کیا۔ حالانکہ ہر اس احمدی کیلئے جو اپنی آمدنی رکھتا ہے۔ تحریک جدید کے جہاد میں شامل ہونا ضروری ہے۔ اور اسے شامل کرنے کا طریق یہ ہے کہ اس کے کان تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پہنچا دی جائے۔ پھر خدا کے فضل سے ہر احمدی اپنی بیعت کا یہ اقرار کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔ یاد کر کے اس جہاد میں اپنی خوشی اور بشاشت قلبی سے شامل ہو جائیگا۔ اور اللہ تعالیٰ اسے اس کی توفیق عطا فرمائے گا۔ کیونکہ جو لوگ خدا تعالیٰ کے دین کی مدد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرتا ہے۔

جماعتوں کی اس فہرست میں ابھی ہر جماعت میں ایسے افراد ہیں۔ جو تحریک جدید کے دفتر دوم میں شامل نہیں ہوئے۔ چاہئے کہ ان کو بھی شامل کیا جائے۔ اور افراد بھی کافی تعداد میں ہیں جنہوں نے اپنے وعدے سے اطلاع نہیں دی ہیں دفتر دوم کے کامیاب بنانے کے لئے جماعتیں اور براہ راست افراد توجہ فرمائیں۔

نیز حضور کا ارشاد ہے۔ کہ دفتر اول کا ہر مجاہد اپنی روحانی نسل کے قائم رکھنے اور ہمیشہ کا ثواب حاصل کرنے کے لئے دفتر دوم کا ایک مجاہد یا ایک سے زیادہ مجاہد کھڑے کرے۔ پس دفتر اول کے مجاہد نہ صرف خود بارھویں سال میں نمایاں اور غیر معمولی طور پر حصہ لیں۔ اور اپنا وعدہ اپنے سیکرٹری کو جلد سے جلد لکھوا دیں۔ کیونکہ وعدوں کی آخری میعاد ۷ فروری ۱۹۴۶ء ہے۔ بلکہ دفتر دوم کے سال دوم کے لئے بھی ایک مجاہد کھڑا کریں۔ فہرست حسب ذیل ہے۔

عملہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ۵۸-۸
لجنہ دارالعلوم قادیان ۴۶-۸
〃 دارالفتوح ۴۲-۲
〃 دارالبرکات ۱۶۰-۱۳
〃 دارالفضل ۱۴۶-۴
〃 دارالبرکات ۱۹۳-۵
〃 دارالفضل ۳ ۳۵-۴
〃 ناصر آباد ۲۷-۵
جماعت پھیرو چیچی گورداسپور ۲۷-۶
〃 دھیرکے ۲۱-۴
〃 بھاگوکی دال سیالکوٹ ۴۲-۶
〃 میانی نالو ۶۰-۱۴
〃 عہدی پور ۹۸-۸
〃 سیالکوٹ شہر ۳۴۹-۶
〃 بن باجوہ سیالکوٹ ۲۰-۰
〃 شیخوپورہ شہر ۲۹-۰
〃 شاہ مسکین ۵۰-۸
حلقہ دہلی لائبریری دروازہ ۳۰۳-۰
جماعت رائے ونڈ ۱۸-۸
〃 سڑوعہ ہوشیارپور ۱۳۱-۱۳
〃 ہالپور ۳۶-۰
لجنہ اماء اللہ بیگم پور [illegible] ۱۷-۱

جماعت چک ۹۸ ج ب لائل پور ۵۴-۲
جماعت چک ۹۹ شمالی سرگودھا ۴۳-۱۰
〃 شیخ وال جالندھر ۵۳-۱
〃 کریام 〃 ۲۲-۴
〃 لالہ موسیٰ گجرات ۳۱-۴
〃 مونگ 〃 ۷۹-۰
〃 سدوکی 〃 ۲۰-۴
〃 پاکپٹن منٹگمری ۱۶-۰
〃 چک ۳۰/۱۱-L 〃 ۸۸-۸
〃 چک ۱۲۶ بہمراد بہاولپور ۶۵-۰
〃 کوئٹہ (بلوچستان) ۳۸۹-۰
〃 احمد آباد سندھ ۲۰۸-۰
〃 ناصر آباد 〃 ۴۸-۴
〃 چک ۱۵۱ 〃 ۲۳۲-۱۲
〃 دریا خاں مری ۸۵-۲
〃 پشاور شہر ۲۷۸-۰
لجنہ اماء اللہ دہلی ۷۳-۴
جماعت احمدیہ دہلی ۳۷۸-۱۴
〃 بریلی (یوپی) ۳۰-۸
〃 سکندر آباد دکن ۱۵۸-۰

ان احباب کی فہرست جنکا وعدہ دفتر دوم کے سال دوم میں پوری ایک ماہ کی آمد کے برابر ہے

محمود احمد صاحب باجوہ میانوالی ۱۲۴-۰
عبد اللطیف صاحب 10/A.B.P.O ۷۰-۰
خان بہادر محی الدین صاحب وکیل رانچی ۱۵۰۰/۰
محمد یسین صاحب بمبئے 〃 ۶۵-۰
مبارک احمد صاحب ارشاد بھوپال ۱۲۵-۰
محمد علی صاحب ۲۳ A B P O ۴۰-۰
شاہ محمد صاحب ۵۱ گیریزن کمپنی ۱۵ پنجاب رجمنٹ انبالہ ۲۷-۰
رحمت اللہ صاحب ۶۵ بمبئے ۵۰-۰
شوکت علی خاں دہلی معہ اہلیہ و دختران ۱۸۵-۰
کرامت اللہ صاحب نارنگ منڈی شیخوپورہ ۱۰۶-۰
چوہدری دین محمد صاحب آف ٹھکار ڈیرہ وگڑھ ۸۵/
حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ شریف احمد صاحب بریلی ۵۰-۰
برکت علی صاحب ہربنس پورہ سیالکوٹ ۵۰-۰
جمعدار چوہدری محمد حسین صاحب [illegible] ۴۸/۱۰
احمد حسن صاحب لاہور ۲۵-۰
چوہدری محمد ابراہیم صاحب پٹواری حلقہ موکل ۳۱/
نائک محمد افضل صاحب لاہور چھاؤنی ۷۱-۰
رشید احمد صاحب عزیز پور ڈگری سیالکوٹ ۸۶-۰
خالد احمد خاں صاحب بھٹی سارچور گورداسپور ۴۱-۰
عنایت احمد صاحب بانگر بنگال ۱۰۵-۰
بی۔ احمد صاحب پنگاڈی مالابار ۳۰-۰
ناصر احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ کوہاٹ ۸۶-۰
سید عبد المجید صاحب ریاض سٹیٹ دبیہہ سانگی سندھ ۳۶-۰
قاضی عبد الحمید صاحب فیروزپور ۴۰-۰
احسان اللہ صاحب سکندر آباد ۷۰-۰
عبد اللہ صاحب جالندھری کولمبو ۱۲۹-۰
ملک نور محمد صاحب دہلی چھاؤنی ۱۵۵-۰
سید حسن خانصاحب گھٹیالیاں ۷۵-۰
محبوب انور صاحب آگرہ ۵۵-۰
حفیظ احمد صاحب 10/A.B.P.O ۳۳-۰
محمد طفیل صاحب 〃 ۳۳-۸
عبد الغنی صاحب سگنل مین بمبئی ۷۲-۰
عبد الحمید صاحب پشاوری S.E.A.C ۱۰۵/
L/N عبد الحکیم صاحب ممناڈ ۳۶-۰
منور احمد خانصاحب بمبئی ۸۰-۰
لال الدین صاحب حوالدار کمپنی میجر [illegible] پائی فورس ۸۰-۰
عنایت اللہ صاحب 〃 ۵۰-۰
محمد شریف صاحب 〃 ۴۸-۰
L/N پیر محمد صاحب فیلڈ سروس 10/A.B.P.O ۳۳-۴
محمد محسن خانصاحب S.E.A.C ۶۰۰-۰
حوالدار نصیب خانصاحب ۸۳-۱
عزیز اللہ خانصاحب گرداور معہ خاندان ۲۰۱-۰
سلطان محمد خانصاحب جہلم ۶۴-۱۰
ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب کامٹی ۱۰۴-۰

آپ نے لکھا۔ گو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ یہ اجازت فرما چکے ہیں کہ اگر کسی کو پوری ایک ماہ کی آمد دینے کی توفیق نہ ہو۔ تو وہ تین چوتھائی۔ یا کم سے کم نصف اپنی ایک ماہ کی آمد کا دے کر بھی اس جہاد میں شریک ہو سکتا ہے۔ مگر میں چونکہ پہلے دور میں اپنی سستی اور عدم توجہ کے سبب شامل نہیں ہو سکا۔ اس کا ازالہ یہی ہے۔ کہ میں خدا کے فضل و کرم سے ہر سال اپنی ایک ماہ کی پوری آمد پر اضافہ کروں۔ تا اللہ تعالیٰ کے حضور اس غفلت کا ازالہ قبول ہو جائے۔

خاکسار برکت علی خاں
فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

مرکزی دفاتر میں آنریری کارکنوں کی ضرورت ہے

اس لئے جو احباب معزز سرکاری عہدوں سے ریٹائر ہو چکے ہوں۔ یا عنقریب ریٹائر ہونیوالے ہوں۔ اور سلسلہ کی خدمت اور مرکز کے فیوض و برکات سے بہرہ ور ہونے کی خواہش اور شوق رکھتے ہوں اطلاع دیں۔ اور اپنے مفصل کوائف تحریر کریں۔ کہ وہ کس عہدہ سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ یا اگر ہونے والے ہیں۔ تو کب تک۔ کس قدر پنشن ماہوار ملتی ہے۔ یا ملنے کی امید ہے۔ اسوقت عمر کتنی ہے۔ صحت کیسی ہے۔ اور کس قسم کا دفتری کام کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں (ناظر اعلیٰ قادیان)

پانچہزار نوجوان میدان تجارت کیلئے درکار ہیں

کیا جماعت کے مخلصین کو حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کا ۱۹ اکتوبر ۱۹۴۵ء کا خطبہ جمعہ پہنچ چکا ہے۔ اور کیا یہ تعداد احمدیت کیلئے بہت ہے۔ ہرگز نہیں۔ غالباً یہ آواز جماعت کے بڑے حصہ تک نہیں پہنچی۔ اس لئے بذریعہ الفضل اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن دوستوں تک الفضل پہنچتا ہے وہ اپنے گردوپیش کے لوگوں کو مطلع کر دیں جمعہ کی نمازوں میں ہر جماعت کے خطیب اس طرف جماعت کو متوجہ فرماتے رہیں۔ تاکہ بہت جلد یہ پانچہزاری فوج میدان عمل میں آ جائے۔ ناظم تجارت تحریک جدید قادیان۔

ضرورت معلم

رانچی شہر جو صوبہ اڑیسہ کا دوسرا صدر مقام ہے میں ہمارے ایک احمدی دوست جناب محی الدین صاحب وکیل ہیں۔ ان صاحب کو ایک ایسے معلم کی ضرورت ہے جو بچوں کو تعلیم دینے کے علاوہ ان کے رشتہ داروں کو بھی تبلیغ کر سکے۔ قابل دیندار اور لائق شخص کی خدمات کی ضرورت ہے انگریزی زبان سے واقفیت رکھنے والے شخص کو ترجیح دی جائیگی۔ علاوہ رہائش اور خوراک کے ۵۰ روپے ماہوار تنخواہ ہوگی۔ خواہشمند احباب جلد درخواست بھجوائیں۔ (ناظر تعلیم وتربیت)

مکمل تبلیغی پاکٹ بک

اسلام اور احمدیت پر ہر قسم کے اعتراضات کے مفصل اور دندان شکن جوابات کے لئے مکمل تبلیغی پاکٹ بک مصنفہ جناب ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے ایل ایل بی پلیڈر گجرات جو کہ ترمیم اور اضافہ کے ساتھ چھپوائی گئی ہے۔ دفتر نشر واشاعت قادیان پنجاب سے طلب فرمائیں۔ قیمت فی نسخہ پانچ روپے صرف۔ محصولڈاک ۶/ فی نسخہ رجسٹری اور وی پی کے لئے ۳/ زائد۔
تعداد کل صفحات ۱۱۶۰ —

ضروری اعلان برائے انسپکٹران بیت المال

جیسا کہ قبل ازیں انسپکٹران بیت المال کو فرداً فرداً بذریعہ خط بھجوائی جاچکی ہے۔ کہ جماعتوں کے بجٹ ۳۶-۱۹۳۶ء جلد از جلد تشخیص کرکے بھجوائیں۔
لہذا اب دوبارہ بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ انسپکٹر صاحبان اپنے حلقہ کے باقی ماندہ بجٹ جلد بھجوائیں۔
(ناظر بیت المال)

ضرورت کلرک

دفتر تعلیم الاسلام کالج کے لئے ایک کلرک کی فوری ضرورت ہے۔ امیدوار انٹرنس پاس ہو۔ تنخواہ ۳۰ روپے ماہوار۔ اسکے علاوہ ۹½ روپے قحط الاؤنس۔ درخواستیں بنام پرنسپل تعلیم الاسلام کالج آنی چاہئیں۔
(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج)

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۹۰۴۵۔ منکہ احمد بخش ولد میاں خدا بخش صاحب قوم جٹ جوعہ پیشہ مزدوری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن اور حمہ ڈاک خانہ بھابڑا ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶-۵-۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب زندہ ہیں بفضلہ تعالیٰ میرا گزارہ سالانہ آمدنی پر ہے۔ جو غیر معین ہے اندازاً ۱۵۰ روپے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن قادیان ہوگی۔
العبد:۔ احمد بخش موصی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:۔ بشیر محمد بقلم خود موصی۔

نمبر ۹۰۵۰۔ منکہ برکت بی بی زوجہ شیخ غلام رسول صاحب قوم شیخ عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن گھٹیالیاں خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱-۵-۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر ۲۳ روپے جو میں وصول کرچکی ہوں۔ اب مجھے میرے خاوند کی طرف سے مبلغ دو صد روپیہ بطور عطیہ ملا ہے۔ اور یک صد میرے لڑکے محمد طفیل کی طرف سے ملا ہے۔ کل ۳۰۰ روپیہ۔ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گی۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
الامتہ:۔ برکت بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ شیخ غلام رسول خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ شیخ محمد طفیل پسر موصیہ۔ گواہ شد:۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

گم شدہ بٹوا

مورخہ ۲۵-۱۲-۴۹ کو ایک صاحب کا بٹوا قادیان کے سٹیشن پر یا سٹیشن سے آتے ہوئے کسی جگہ گر گیا تھا۔ اس میں -/۸۰ روپیہ کے قریب نوٹ تھے۔ اور پانا گڑھ (بنگال) سے قلعہ سوبھا سنگھ تک کا فرسٹ کلاس کا ٹکٹ آمد اور واپسی کا موجود تھا۔ جس دوست کو ملے وہ حسب ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمائیں حقول انعام دیا جائیگا۔
(محفوظ الرحمٰن دفتر تحریک جدید قادیان)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۹ رجنوری۔ اتحادی ممالک کی جنرل اسمبلی کا اجلاس کل ساڑھے نو بجے شب شروع ہوگا۔ مسٹر ایٹلی وزیر اعظم برطانیہ افتتاحی تقریر کرینگے۔ جو سب ریڈیو سٹیشنوں سے نشر ہوگی۔ سب اتحادی ممالک کے ڈیلیگیشن لنڈن پہنچ چکے ہیں۔ آج جنرل ڈیگال بھی پہنچ جائینگے۔ بادشاہ سلامت بکنگھم سے لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ آج رات وہ جیمز پیلیس میں نمائندگان کے اعزاز میں ایک دعوت دیں گے۔

ماسکو ۹ رجنوری۔ اتحادی کمیشن نے رومانیہ میں اپنا کام ختم کر لیا ہے۔ آج اس فیصلہ کا اعلان کر دیا گیا۔ کہ ملک کے عام انتخابات میں ہر شخص کو رائے دینے کا حق ہوگا۔ اور خفیہ طور پر ووٹ لئے جائینگے۔

لنڈن ۹ رجنوری۔ فلسطین کی گتھی سلجھانے کے لئے جو اینگلو امریکن کمشن مقرر ہوا ہے۔ وہ امریکہ میں اپنا کام ختم کر چکا ہے۔ اب لنڈن آئے گا۔

واشنگٹن ۹ رجنوری۔ صدر ٹرومین نے کل ایک بیان میں بتایا۔ امریکہ کا خیال ہے۔ کہ روس ایٹم بم تیار کرنے میں کامیاب نہیں ہوا۔ اور یہ راز ابھی تک اس سے پنہاں ہے۔ ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ میں اس بات کے حق میں ہوں۔ کہ ہندوستانی امریکہ میں آ کر بسیں۔

چنکنگ ۹ رجنوری۔ کمیونسٹوں اور سنٹرل گورنمنٹ کے نمائندگان نے کل تین بار امریکی سفیر جنرل مارشل سے ملاقات کی۔ آج ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ بہت سے اہم امور طے ہو چکے ہیں۔ آج پھر ملاقات ہوگی۔

نئی دہلی ۹ رجنوری حکومت ہند ہندوستانی انجنیروں اور کاریگروں کا ایک گروپ جرمنی بھیج رہی ہے۔ تاکہ وہاں کے کارخانوں کا طریق کار معلوم کیا جا سکے۔ چار کاریگروں کا ایک گروپ ان دنوں جرمنی کا دورہ کر رہا ہے۔ اس نے اپنی رپورٹ حکومت ہند کو بھیج دی ہے۔

لاہور ۹ رجنوری۔ رائے بہادر آفتاب رائے کو حکومت ہند نے شمالی ہند میں فالتو سرکاری مال کی فروخت کے انتظامات کے لئے مقرر کیا ہے۔ موٹریں۔ گاڑیاں۔ کپڑے اور لکڑی کے سامان کا جو فالتو سٹاک ہے۔ وہ بہت جلد فروخت کر دیا جائیگا۔

دہلی ۹ رجنوری۔ نواب ممدوٹ صدر پنجاب مسلم لیگ نے کل مسٹر جناح سے ملاقات کی۔

اور صوبہ پنجاب کے انتخابی حالات سے مطلع کیا۔ اور خواہش کی۔ کہ مجوزہ پروگرام سے قبل لاہور آنے کی کوشش کریں۔ مسٹر جناح ۱۲ رجنوری کو لاہور آئینگے۔

منیلا ۸ رجنوری۔ دس ہزار ناراض امریکن سپاہیوں نے گزشتہ شب جلسہ احتجاج منعقد کیا۔ وہ اس لئے ناراض ہیں۔ کہ ان کی مراجعت وطن کے معاملے میں دیر کی جا رہی ہے۔ مغربی بحر الکاہل کے امریکی کمانڈر انچیف نے ریڈیو پر تقریر کر کے انہیں سمجھانا چاہا۔ کہ فلپائن میں امریکن افواج کی موجودگی کیوں ضروری ہے۔ مگر انہوں نے اس تقریر کے دوران میں شور مچایا۔ اور اسے سننے سے انکار کر دیا۔ جب جرنیل صاحب کی تقریر ہو چکی۔ تو ایک دستے کے باجے نے وہ ترانہ گایا۔ جو جنازوں کے ساتھ گایا جاتا ہے۔

لنڈن ۷ رجنوری۔ روسی خبر رساں ایجنسی نے یہ خبر شائع کی ہے۔ ایک فرانسیسی اخبار "پیرس ماتان" یہ افواہیں پھیلا رہا ہے۔ کہ روس نے ترکی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔ اور روسی اور ترکی سرحدوں کے محافظ دستوں میں خونریز تصادم ہوا۔ یہ افواہیں بالکل بے بنیاد اور بد دیانتی پر مبنی ہیں۔

دھاروار ۸ رجنوری۔ ایک گاؤں میں گذشتہ شب ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان فساد ہو گیا۔ پولیس نے گولی چلائی۔ سات افراد ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے۔

لاہور ۷ رجنوری۔ حکومت پنجاب نے یکم مئی ۱۹۴۴ء سے ۳۱ مارچ ۱۹۴۵ء تک کم پیداوار کے علاقوں اور قحط زدہ علاقوں میں جن میں بنگال بھی شامل تھا۔ ۲۴ لاکھ ۷ ہزار ۲۷۶ ٹن غلہ روانہ کیا۔ اس میں سے ۹ لاکھ ۷ ہزار دو سو ۹۶ ٹن فوجی ضروریات کے لئے بھی غلہ پنجاب سے باہر روانہ کیا گیا۔

قاہرہ ۸ رجنوری۔ مصری شاہی "بحر المحروسہ" جس پر جلالت الملک المعظم سلطان ابن سعود سوار ہیں۔ جدہ سے سویز تک بحر احمر کی سات سو میل لمبی مسافت طے کر رہا ہے۔ ادھر مصر میں استقبال کی تیاریوں کے آخری مرحلے طے کئے جا رہے ہیں۔ شاہ فاروق کے مہمان کی حیثیت سے آپ کسی ایسی تقریب میں شامل نہیں ہو سکیں گے۔ جس کے پروگرام میں موسیقی یا عورتوں کا ناچ وغیرہ شامل ہو۔ خصوصی نمائندے نے جو شاہی بجرے "محروسہ" پر موجود ہے۔ اس مضمون کا بحری تار بھیجا ہے۔ کہ جلالت الملک ابن سعود اپنا اولین سفر نہایت مسرت کے ساتھ طے فرما رہے ہیں۔ آپ نے آج اپنے ایک رفیق کو مصر کے افسر اعلیٰ کے پاس بھیجا۔ جس نے اعلان کیا۔ کہ جہاز پر جو انتظامات کئے گئے ہیں۔ سلطان ان سے بے حد خوش ہیں۔

الہ آباد ۸ رجنوری۔ روزنامہ "امرت بازار پتر کا" کو ہائی کورٹ کی طرف سے توہین عدالت کے مقدمہ کا جو نوٹس دیا گیا تھا۔ اس کا فیصلہ چیف جسٹس اور مسٹر جسٹس براؤنڈ کے ڈویژن بنچ نے سنا دیا۔ فاضل ججوں نے نوٹس خارج کر دیا۔

نئی دہلی ۸ رجنوری۔ پارلیمنٹری وفد کے ارکان آج قصر وائسرائے سے رخصت ہو گئے۔ اور اپنے احباب کے ہاں قیام فرمانے کے لئے تشریف لے گئے۔

لنڈن ۸ رجنوری۔ لوم شائی ریسرچ سنٹر (واقعہ السٹر) کے ڈائرکٹر نے یہ انکشاف کیا۔ کہ روس نے جو نیا بم بنایا ہے۔ اس نے اینگلو امریکی ایٹم بم کو ناکارہ کر دیا ہے۔ اس بیان سے کہ روس نے وسیع پیمانہ پر نو ایجاد ایٹم بموں کی تیاری کا حکم دیا ہے۔ ایٹمی دہشت رکھنے والے اتحادی اجتماع پر گہرا اثر پڑا۔ یہ امر واقعہ ہے۔ کہ یہاں کے امریکی نمائندے اور واشنگٹن کے افسر اس مفروضہ پر کام کر رہے ہیں۔ کہ روس کو ایٹم کا راز معلوم نہیں۔

چنکنگ ۸ رجنوری۔ ایک نیم سرکاری نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے۔ کہ چین کی سنٹرل گورنمنٹ کی پہلی فوج مکڈن شہر میں داخل ہو گئی ہے۔

بٹیویا۔ ۸ رجنوری ایک سرکاری اعلان میں لکھا ہے۔ کہ یکم جنوری ۱۹۴۶ء تک ڈچ ایسٹ انڈیز میں ۱۲۸۹ برطانوی سپاہیوں کا اتلاف ہوا۔ اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔ ہلاک ۶۲۰۔ زخمی ۶۹۰۔ لاپتہ ۱۷۷۔

لاہور ۸ رجنوری۔ سونا ۰-۲-۸۳ روپے چاندی ۱۳۲ - پونڈ ۰-۵۸

امرتسر سونا ۰-۲-۸۶ روپے۔

پیرس ۸ رجنوری۔ برطانیہ اور امریکہ کی حکومتوں نے فرانس کو یقین دلایا ہے۔ کہ سیام نے ۱۹۴۱ء میں ہند چینی کے جن حصوں پر قبضہ کیا تھا۔ وہ فرانسیسی ہند چینی کو واپس دلا دیئے جائینگے۔

کراچی ۸ رجنوری۔ مسٹر جی۔ ایم۔ سید نے ایک طویل بیان میں واضح کیا ہے۔ کہ مسلم لیگ کی مجلس عمل نے مجھے سندھ پراونشل مسلم لیگ کی وزارت سے برطرف اور مسلم لیگ سے خارج کیا ہے۔ لیکن اس کا یہ فعل خلاف آئین اور بے ضابطہ ہے۔ اسے میری برطرفی کا کوئی حق نہیں۔

دہلی ۹ رجنوری۔ آج تیسرے پہر برطانوی پارلیمنٹ کے وفد کے ممبروں نے کمانڈر انچیف سے ملاقات کی۔ جس میں فوجی معاملات پر بات چیت ہوئی۔ جنگ سے واپس آنے والے لوگوں کو کام پر لگانے کے متعلق بھی ذکر آیا۔ آج وفد نے مسٹر آصف علی کانگرسی لیڈر سے ½۱ گھنٹہ گفتگو کی۔ اس ملاقات کے بعد وفد کے ایک ممبر مسٹر رچرڈ نے بیان دینے سے انکار کر دیا۔ لارڈ چارسے نے کہا۔ اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ مسلم لیگ ہندوستان میں بہت طاقتور پارٹی ہے۔

دہلی ۹ رجنوری۔ گاندھی جی کو برطانوی پارلیمنٹ کے وفد کے سیکرٹری نے چٹھی لکھی ہے۔ کہ آپ کب اور کہاں وفد کے ممبروں سے ملاقات کر سکیں گے۔

کراچی ۸ رجنوری۔ سندھ کے ۲ لاکھ ٹن زائد چاول ۴۶-۱۹۴۵ء میں ایسے علاقوں میں تقسیم کئے جائیں گے۔ جہاں چاول کی کمی ہو۔

دہلی ۹ رجنوری۔ پنڈت نہرو نے سندھ کا دورہ ختم کر لیا ہے۔

بٹاویہ ۹ رجنوری۔ جاوا میں سمرانگ کے ارد گرد فوجی کارروائی جاری ہے۔

لاہور ۸ رجنوری۔ برطانوی پارلیمنٹ کے وفد کے ارکان بذریعہ طیارہ ۱۲ رجنوری کی صبح کو لاہور پہنچ جائینگے۔ موجودہ پروگرام کے مطابق وفد دو یا تین دن لاہور میں قیام کرے گا۔

واشنگٹن ۸ رجنوری۔ امریکہ نے جنوب مشرقی ایشیائی کمان سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ اب سیاسی طور پر مضطرب رقبوں میں فوجی کارروائیوں کی تمام تر ذمہ داری برطانیہ پر ہوگی۔